ریاست حیدرآباد دکن میں بھی اس کی رجسٹری ہو چکی ہے



مسلمانوں بچوں کے واسطے

80

فارسی کی دوسری کتاب

جسے

انجمن حمایت اسلام لاہور نے تالیف کیا

سنہ ۱۳۱۳ ہجری المقدس

علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

اسلامیہ پریس لاہور میں چھپی

رجسٹری شدہ ہے بے اجازت کوئی نہ چھاپے

قیمت فی جلد

تعداد جلد ۲۰۰۰

انجمن حمایت اسلام لاہور

ہُس وحدہٗ لاشریک کی شان دیکھو۔ کہ اپنی قدرت اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت انگیز انقلابوں سے ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ دینِ اسلام کے وہ مخلص پیرو بندے جو اپنی اعلےٰ درجے کی دین داری۔ لیاقت فضیلت حسنِ اخلاق وغیرہ خوبیوں کے باعث آجکل کی مسعدیہ علوم ہونے کی مہذب قوموں کے بھی استاد تھے۔ انہیں کی نسلیں آج جاہل مطلق۔ بے ہنر محض اور اپنے سچے مذہب کے مقدس اصولوں کی پابندی سے کوسوں دور ہیں۔ ان کی جہالت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بُت پرست قومیں جن کے پاس اپنے مذہب کی حقیقت کی کوئی بھی عقلی اور نقلی دلیل نہیں علانیہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہیں۔ اور انہیں اپنی بے علمی اور نالیاقتی سے ان کے جواب دینے کی بھی جرأت نہیں۔ عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی غلط ثابت کر سکتا ہے۔ ہمارے رسولِ خاتم المرسلین کی نسبت سینکڑوں جھوٹے اور لغو بہتان باندھ کر عام لوگوں کے سامنے سناتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہم ان کے لچر اور بیہودہ اعتراضوں کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہیں۔ یہ باتیں تو رہیں درکنار مشن سکولوں میں ہمارے شافع المذنبین اور ہمارے دین کی نسبت وہ نالائق الفاظ ہمارے لڑکوں کی زبان سے نکلوائے جاتے ہیں۔ جن کا سننا بھی جائز نہیں مگر بلا سبب ہماری بے غیرتی۔ کہ ہم اپنے لڑکوں کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بندوبست نہیں کرتے۔ ہماری لڑکیوں کے عقائد بگاڑتے اور انہیں ناجائز آزادی سکھانے کو کبھی روپے پیسے کا لالچ دے کر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈال کر۔ کبھی دستکاری سکھانے کا وعدہ دے کر عیسائی عورتیں جن سے پردہ کرنا ویسا ہی ہے جیسا مردوں سے۔ ہمارے گھروں میں آتی ہیں۔ یہ ہماری بے نادانی۔ کہ ہم ان نقصوں کے مٹانے اور اپنی لڑکیوں کو ان گمراہ کرنے والی عورتوں کے ہاتھوں سے بچانے کی ہمت نہیں کرتے۔ بے ہنری کا نتیجہ ہمیں یہ ملا۔ کہ جتنے رذیل پیشے ہیں۔ وہ آج ہمارے قبضے میں ہیں۔ چوہڑے۔ اچھوتے۔ مفلس۔ قلاش جتنے ہیں۔ اکثر مسلمان۔ دیکھئے کنچن۔ بھانڈ۔ ڈوم۔ کل مسلمان۔ اَن پڑھ۔ جاہل۔ بے ادب۔ گستاخ بھی ہیں۔ تو یہی مسلمان۔ دنیاوی علوم کون نہیں پڑھتے؟ اعلےٰ عہدوں پر کون ترقی نہیں کرتے؟ اپنی جائداد دین کون بیچے جاتے ہیں؟ یہی ہمارے بھائی مسلمان۔ اسلام کے پاک اصولوں کی پیروی چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن قوموں کو انسانی لباس میں آئے ہوئے کچھ مدت نہیں گذری۔ ان کا دل آزار مقولہ اہلِ اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ ہے۔ کہ اسلام انسانی نسلوں کے حق میں فائدہ رساں نہیں ہے۔ غرض دینی اور دنیوی دونوں طرح کی حالت میں تو پست و ذلیل ہو رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ اس حالت سے نکلنے کی بجائے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہیں۔ بلکہ اپنے ہاتھوں اپنے مسلمان بھائیوں کی بیخ کنی کر کے اسلام ہی کو صدمہ پہنچا رہے ہیں۔ اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی ترقی کا باعث سمجھتے ہیں۔ افسوس افسوس!!

منجملہ ان نقصوں کے دور کرنے کے واسطے لاہور میں انجمن حمایت اسلام قائم ہوئی ہے۔ جس کے مقاصد یہ ہیں۔ اوّل مخالفین اسلام کے جواب تحریری و تقریری طور پر دینا۔ دوم مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام ۔۔۔ سے محفوظ رہ ۔۔۔ سوم مفلس و یتیم لاوارث بچوں
کی تعلیم و تربیت کا انتظام ۔۔۔ نا رہ ہوں۔ چہارم اہل اسلام کو اصلاح
طرز معاشرت ۔۔۔ پیدا کا شوق دلانا۔ پنجم۔ گزشتہ
جنگ شہیدوں کی ۔۔۔ اغراض کے پورا کرنے کے لئے انجمن
کے مقرر رسالے کے ۔۔۔
ان شرائط کی تکمیل ۔۔۔ حضرات مبہم ۔۔۔ کے مختلف حصول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اِنتخاب از کیمیاے سعادت

حمد و ثنا

شکر خداے را۔کہ یگانہ و بے ہمتا ست۔ہمہ عالم و ہرچہ در اوست۔آفریدۂ اوست۔ ہستیِ او را ابتدائے و انتہاے نیست۔ زمین و آسمان و ہرچہ ہست۔در حکم اوست۔ ہرچہ خواست۔کرد۔و ہرچہ خواہد کند۔بر وے حکم نیست۔ از بہرِ ہدایتِ آدمیاں پیغمبراں را آفرید۔کہ آخرِ ہمہ پیغمبرِ ماست۔ رحمتِ خدا بر وے باد! پیغمبرِ ما حضرت محمد مصطفےٰ! برو ے رحمتِ خدا! سرور و خاتمِ پیغمبران اند۔کہ بعد از ایشاں پیغمبرے نباشد۔ہمہ خلق را اطاعتِ ایشاں باید کرد۔

اِنتخاب از رسالۂ منہاجُ العابدین

پدرِ من اے عزیز! زنہار بغیرِ حق اعتماد مکن۔ تا پشیمان نشوی ٭ از حق غافل مباش۔ تا شیطان بر تو راہ نیابد ٭ بہیچ چیز مغرور مشو۔ تا ہلاک نگردی ٭ دل از حرص خالی کن تا راحت یابی ٭ در کارِ حق باش۔ تا کارِ تو ساختہ گردد ٭ بجز حق دوست مگیر۔ تا خستہ نگردی ٭ دل یکسو ببند۔ تا زیان نکشی ٭ کس را عیب مکن تا بعیب مبتلا نگردی ٭ در تنگیہا صبر کن۔ تا گشایش یابی ٭ طمع از دل دور کن۔ تا خوار نگردی ٭ از رحمت نومید مشو۔ تا کارِ تو بر آید ٭ کار باخلاص کن۔ تا جزا یابی ٭ غمِ دنیا مخور۔ تا دلِ تو تباہ نشود ٭ راستی پیش گیر۔ تا رستگار شوی ٭ جز از یکس مخواہ۔ تا امان یابی ٭ کسے را بہ حقارت منگر۔ تا خوار نشوی ٭ از جہت دنیا اندوہگین مباش۔ تا پریشان نگردی ٭ مرگ را یاد کن۔ تا دلِ تو بہ دنیا نگراید ٭ در امانت خیانت مکن ٭ [illegible] گوئی را [illegible] آشنا وال [illegible] تمام را بخود راہ مدہ ٭ [illegible] عقوبت باندازۂ گناہ کن ٭ [illegible]

گستاخ مباش * عهد را در حال سخط و رضا نیکو نگهدار *
چون با اهل دنیا نشینی - خدا تعالےٰ را فراموش مکن *
توقع از کس مکن - تا عزت یابی * فروتنی کن - تا
بزرگی رسی * شکر حق بجا آر - اگر نعمت دنیا و دین
خواهی * ایمن مباش - تا امان یابی * با حق باش - اگر عیش
جاودانی خواهی * خدمت بزرگان کن - تا به بزرگی رسی *
صبر پیش گیر - اگر عافیت خواهی * خود را بحق سپار - تا
بسامان شوی * خود را هیچ قدر منه - تا با قدر گردی *
قناعت کن - اگر توانگری خواهی * در بند چیزے مباش -
تا آزاد شوی * خود را ببین - تا بمعرفت رسی * بصدق
طلب - تا بیابی * حرمت نگاهدار - تا محترم گردی *
خوش خوے باش - تا عزیز گردی * سوداے پیش گیر -
که در آں سودے کنی * خشم فرو خور - تا راحت یابی *
مسکین باش - تا مقبول شوی * کارے کن - که پشیمان
نگردی * در عیب خود فرو شو - اگر با کاری * با همه رفق
و نرمی کن * بر نعمت کس حسد مکن - تا عافیت یابی *
یار همه کس باش - تا محتشم گردی * بر زیر دستاں
شفقت کن - تا برہی * در کارہا آہستگی کن - تا شیطان
بر تو ظفر نیابد * دلها را دریاب - تا خوشنودی حق

یابی + بدخوئی ترک دہ۔ تا عیش بر تو تلخ نگردد + در معاملہ سخت پیچ۔ تا خستہ نگردی + با ہمہ آسانی کن۔ تا برہی + درشتی بگذار۔ تا نزدیک ہمہ دوست گردی + از خود طلب۔ اگر جوانمردی + حق را یاد کن۔ تا دل تو سیاہ نگردد + درماندگاں را دریاب۔ تا در نمانی + جز حق میندیش۔ اگر طالبی + خلاف ترک دہ۔ تا بسلامت مانی + از حکم سر متاب۔ تا عاصی نشوی + آنکہ با تو بدی کند۔ با وے نیکی کن + با قافلہ رو۔ کہ رہزناں بسیار اند و دشمناں درکار + سر بریں در بنہ۔ یا بروو سر خود گیر + خود خواہ مباش۔ اگر دوست خواہی دوستی آں بہ۔ کہ برائے خدا بود + بار خود بر کس منہ اگر عزت خواہی + بزرگی بر ہیچ کس منہ تا خوار نگردی پند بشنو۔ تا سود کنی + بحق پناہ گیر۔ تا خلاص یابی وقت را بشناس۔ اگر صرافی + طمع از خلق بردار۔ تا محتاج نگردی + ہوائے نفس را خلاف کن۔ اگر دلاوری + کار باندیشہ کن۔ تا زیاں نکنی + از حق نصرت خواہ۔ تا یاری یابی + بحق بگریز تا از دشمن برہی + بکس باش۔ تا باکس باشی +

اِنتخاب از رسالۂ مے باید رپید

اگر سعادتِ دو جہانی خواہی۔ ایں سی و یک خصلت را خو کُنی * اوّل[۱] یقینِ توحید و شہادت بر او * دوم[۲] تعمیلِ حُکمِ خُدا و رسُول۔ یعنی قُرآن و حدیث را پیشوائے خُود سازی * سوم[۳] پیرویٔ اصحاب کبار و ائمۂ اطہار * چہارم[۴] اِطاعتِ مادر و پدر۔ کہ خُدا تعالےٰ رضائے خُود را بہ رضائے ایشاں باز بستہ و احساں نمودن بایشاں بعبادتِ خُود قریں ساختہ۔ چنانکہ در حدیثِ قُدسی آمدہ است۔ ہر کہ ازو مادر و پدرِ وے راضی شُد۔ من نیز از وے راضی ام۔ و در قُرآنِ مجید فرمودہ۔ کہ حُکمِ[۱] پروردگارِ تو اینست ۔ کہ کسے را عبادت نکُنی۔ مگر ہماں پروردگارِ خُود را۔ و بہ مادر و پدرِ خُود احساں کُنی۔ الحق خُوشنُودیٔ مادر و پدر ہم در دُنیا موجبِ دولت است۔ و ہم در آخرت سببِ نجات و سعادت * پنجم[۵] حُرمت و عزّتِ بزرگاں و شفقت و رحمت بر خُرداں باید کرد * ششم[۶] ترکِ تکبُّر و غرور۔ چہ کبر آدمی را خوار و بے مقدار سازد *

[۱] وَ قَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

هفتم در وقت نکبت و مصیبت قناعت و صبر اختیار کن۔ کہ صبر صفتے بغایت مقبول است۔ و منفعت صبر همیں بس است۔ کہ خداوند تعالےٰ در کلام خود فرمودہ۔ صابرانرا اجر ایشاں بے حساب دادہ شود۔ و بوقت نزول رحمت و نعمت شاکر باش۔ کہ شکر گذاری سبب زیادتئ نعمت است۔ چنانکہ در کلام مجید است۔ کہ اگر[۲] شکر کنید۔ زیادہ کنم بر شما نعمت را ❊ هشتم از خویش و اقارب خویش دوری و قطع رحم نکنی۔ بل بحسب طاقت خود سلوک و احساں نمائی۔ چہ صلۂ رحم در عمر بیفزاید۔ و روزی را فراخ گرداند ❊ نهم هر یکے از مسلماناں را چہ زندہ و چہ مردہ حقیر نباید پنداشت ❊ دهم دنیا را بہ دیں مقدم نکنی۔ کہ ایں شیوۂ اہل نفاق و پیشہ تبہ روزگاران است ❊ یازدهم سخن نمام و غماز در حق مسلمانے باور نکنی۔ بلکہ ساعی و نمام را در مجلس خود راہ نہ دہی ❊ دوازدهم خود را از مواقع تہمت و بہتان دور داری۔ گمانہائے غیر محفوظ داری ❊ سیزدهم بہتان بر کسے نبندی۔ و نباید از سہ روز کینۂ مسلماناں بر دل خود نہ نہی۔ هیچ رنج از حسد و کینہ بزرگتر نیست۔ چہ مرد حسود پیوستہ از شادیے مردم غمناک باشد۔ و از راحت دیگراں در محنت ❊ چهاردهم عیب پوشی را شیوہ

سه اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۲ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ

جود سازی - کہ ایں خصلت بر گزیدگان است - و ستاری
یکے از صفتہائے او تعالےٰ است - اگر در دنیا عیب کسے
پوشی - بروزِ قیامت خدا تعالےٰ عیبہائے تو پوشد * پانزدہم[15]
بخلافِ وعدہ نکنی - کہ حسنِ عہد از خصلتِ بزرگان است و
وفا کارِ جوانمرداں - حق تعالےٰ فرمودہ است - کہ اے اہلِ ایماں وعدہ
ہائے خود را وفا کنید * شانزدہم[16] بہر یک کشادہ پیشانی و شگفتہ روئی
پیش آئی - و بخندہ روئی کلام کنی * ہفدہم[17] بقدرِ رتبہ و
منزلتِ ہر کس عزت و حرمت کردہ باشی * ہیجدہم[18] اگر
درمیانِ دو مسلماناں خصومتے پیدا شود - باید کہ صلح کردہ دہی
و دریں باب جہدِ بلیغ نمائی * نوزدہم[19] اگر شما را نزدِ حاکمِ وقت
قدر و منزلے حاصل شود - باید کہ سعی و سفارشِ مظلوماں
بکنید - و دادِ ایشاں بدہانید * بستم[20] بر ہمہ کس احسان باید کرد
چہ احسان سبب نیک نامی است - و ہیچ صفت آدمیاں را
بہ از جود و سخاوت نیست * بیست و یکم[21] عفو و شفقت را شیوہ
کنی - کہ ایں خصلت در فضیلت بر جملہ خصال فائق است -
حق سبحانہ تعالےٰ [illegible]
[illegible]
[illegible]

جهنم بدتر است - دانشمندان گفته اند که صحبتِ نیکان
نیکی افزاید و صحبتِ بدان بدی ٭ بیت و سوم صحبتِ درویشان
و نیکان و محتاجان را عار ندانی - که از ایشان سعادتِ دو جهانی
حاصل کنی ٭ بیت و چهارم بر مسلمانان بسلام علیک سبقت
کنی - که این صفتِ مومنان است - و یکے از نشانهاے
تواضع است ٭ بیت و پنجم عیادتِ بیمار مسلمان باید کرد -
اگرچه خانهٔ بیمار دور باشد - یا قریب ٭ بیت و ششم با
بیست تا قبله نگاه روی ٭ بیت و هفتم درمیان قوم خود چنان
زی - که دل هرکس بستهٔ تو باشد ٭ بیت و هشتم بے تجربه
برکسے اعتماد نداری - تا دین و دیانت - مروت و امانت
کسے را بارها نیازمائی - او را بر سرِ خود واقف نگردانی
بیست و نهم چیزے که بر خود نه پسندی - بر دیگران مپسندی
سیم از هزل و مسخرگی و فحش و زیاده گوئی دور باشی - که آن
گناهِ عظیم است ٭ سی و یکم از غیبت و غمازی - و حرص و
حسد - و بغض و نفاق - و عجب و تکبر - و ریا و بخل پرهیز کنی ٭
اے کم هوش بعلم کوش - مردم بے علم و بے هنر بدیار
خویش و بیگانه خوار و بے مقدار باشد - و عالم و هنرمند
بهرجا و بهر مکانے که رود - توقیر و عزتش افزاید ٭ بر هنر آبا
و اجداد لاف مزن - و نسب و حسب را وسیله مساز ٭

انتخاب از سفر نامۂ شاہِ ایران

سواریِ ریل

یک ساعت از شب رفتہ براہِ آہن رفتیم۔ کالسکہاے راہِ آہن بسیار خوب و وسیع و مزین بود۔ ہمہ باہم وصل بود۔ بجمیع کالسکہا مے شد رفت و آمد۔ اول مرتبہ ایست۔ کہ بکالسکۂ بخار مے نشینیم۔ بسیار خوب و راحت است ساعتے پنج فرسنگ راہ مے رود۔ تندیِ حرکتِ کالسکہ بطورے بود۔ کہ کلاغ وقتے کہ در پرواز بود۔ کالسکہ برابرِ او رسیدہ ازو مے گذشت۔ و کلاغ عقب مے ماند۔

در ہر دو سہ میل یک قراول خانہ بجہتِ حفظِ راہ۔ و در ہر چند فرسنگ یک استاسیون (سٹیشن) ساختہ اند۔ استاسیون محلِ استادنِ کالسکۂ بخار است۔ کہ آنجا عرادہا را چرب مے کنند۔ مسافراں پائیں مے آیند۔ قہوہ و غذا مے خورند۔ بناے استاسیونہا بسیار خوب است۔ و ہمیشہ چند کالسکۂ بخار براے حمل و نقلِ مسافر و مالِ تجارت در ہر استاسیون حاضر است۔

سیرِ کارخانۂ پنبہ ریسی

برای تماشای کارخانۂ پنبہ ریسی رفتم۔ رسیدم بہ کارخانہ۔ پنج مرتبہ داشت۔ در ہر مرتبہ کاری می کردند۔ اغلب زنہا مشغولِ کار بودند۔ ریسماں وغیرہ درست می کردند۔ در مرتبۂ پایین پارچۂ پنبہ می بافتند۔ کہ ایں پارچہ را بجای دیگر بردہ نقش چیت زدہ بہ تمام دنیا حمل می کنند۔ کارخانۂ پایین بسیار تماشا داشت۔ بقدرِ یک میدانِ بزرگ بود۔ البتہ بقدرِ دو ہزار دستگاہ داشت۔ ہر دستگاہ چہار نفر زن کار می کردند٭

سیرِ[1] باغِ وحش

رفتیم بباغِ وحش۔ قفسہای بزرگ خوب دیدہ شد۔ کہ ہر نوع حیوانی را در قفسِ علیحدہ گذاشتہ بودند۔ انواعِ طیوری کہ در عالم بہم می رسد۔ ہمہ در آنجا موجود بود۔ اشکالی کہ در کتابہا نوشتہ اند۔ در ایں جا زندہ دیدم٭ بعد داخلِ دالانِ قفسہای حیواناتِ درندہ شدیم۔ انواعِ سباع کہ بتصور نمی آید٭ بود٭ شیرِ یال دارِ افریقیہ بسیار عظیم الجثہ و مہیب بود٭ یالِ سیاہ بسیار ضخیم ریختہ۔ سرش بقدرِ سرِ فیل۔ بلکہ بزرگتر۔ چشمہای دیدہ خیلی مہیب۔ بدن خوش شکل مثلِ مخمل٭ شیرہا گوشت

[1] چڑیا گھر

بلند می کرد - او بلند می شد - من مایل بودم مدتی
تماشای این شیر را بکنم - ولی از هجوم مردم تماشاچی
ممکن نبود ٭ چند ببر بسیار بزرگ از ببرهای افریقه و
هند نیز بود - دو پلنگ سیاه هم دیده شد - که خیلی
غریب و مهیب بودند - شیرهای دیگر هم بودند - یک
شیر یالداری بود - اما هنوز یالش مثل آن دو شیر آویلیں
نشده بود ٭ شیر ماده هم بود - که چند بچهٔ شیر همانجا
زائیده - و بچهایش بزرگ شده بودند ٭ پلنگ زیاد - یوزهای
مختلف - کفتارهای عجیب الخلقت - که صداهای غریب می
کردند - میمونهای مختلف وغیره همه انواع حیوانات
دیده شد ٭ دو فیل هم بود - یکی بسیار بزرگ - که
هندی بود - دیگری از افریقه آورده اند - فیل افریقه
بسیار تفاوت با فیل هند داشت - گوشهایش خیلی بزرگتر
و پهن تر بود ٭ گاو میش وحشی بزرگ و کوچک هم
بودند - گاو میش تبت نیز دیدم - از اطرافش آن قدر پشم
آویخته بود - که به زمین می کشید - بسیار عجیب بود ٭
حیوانات عجیب دیگر هم آن قدر در آنجا دیده شد - که به
حساب نمی آید ٭ هر نوع حیوانی که در هر اقلیم بود -
در آنجا جمع شده اند - در کمال نظافت و پاکیزگی و خوراک

ہر یک را مے دہند ؛ انواعِ طوطیہا۔ و طاؤسہا۔ و انواعِ مرغہاے خوشرنگ در قفسے بسیار بزرگ مشغولِ پرواز و بازی بودند ؛ باز بہ ماہی خانہ آمدیم۔ دیدیم ۔ ماہیہا و حیوانات و نباتاتِ بحری را توے حوضہا۔ کہ روے آنہا بلورہا و آیینہ ہاے بزرگ است۔ انداختہ اند۔ و متصل آب را ہم تازہ مے کنند۔ از آں جا کہ ما ایستادہ تماشا مے کردیم۔ تہِ حوض پیدا بود۔ ماہیہا و جانورہا و نباتات بحالتِ طبعی کہ در دریا دارند۔ پیدا ہستند۔ بعضے خوابیدہ۔ بعضے در حرکت۔ خلاصہ ماہی ہاے عجیب نوع نوع۔ رنگ رنگ بزرگ و کوچک۔ صدف ہاے بسیار۔ خرچنگ ہاے مختلف رنگ رنگ۔ وزغ وغیرہ بسیار عجیب۔ انواعِ مرغہاے آبی۔ طوطی ہاے رنگ برنگ دیدہ شد ؛ طوطئے سفید بزرگے بود۔ خیلے شبیہ بہ آدم صدا مے کرد ؛ یک محوطہ بود قفس مانند۔ کہ میانِ آں فوارۂ آب مے جست۔ و دورش باز ہمہ خانہ قفس بود۔ توے قفس ہا درختِ مصنوعی ساختہ اند۔ ہر نوعِ مرغے کہ در دنیا تصور شود از سرد سیری و گرم سیری۔ در آں جا موجود است۔ و بہ ہر شکلے مرغے کہ در کتابہا دیدہ بودم ۔ رنگ

برنگ آنجا دیدم۔ ہمہ آنہا را در کمال پاکیزگی آب و دانہ مے دہند۔ صبح این مرغہا یک دفعہ مے خوانند۔ گاہ بازی مے کردند۔ گاہ پرواز۔ خیلے از تماشاے آنہا حیرت دست داد۔ ہمیں جا در طویلۂ بقدر پنجاہ شصت اسپ بسیار خوب بر رنگہاے غریب بود۔ ہیچ جا چنیں اسپ ہا ندیدہ شدہ۔ اسپہاے خالدار عجیبے بودند۔ این اسپہا را طورے تعلیم و عادات دادہ اند۔ کہ بیک اشارہ ہر حرکتے بخواہند۔ مے کنند۔ ہمہ اسپہا زبان مے دانستند۔ معلم میگفت۔ بایستید۔ ہمہ مے ایستادند۔ مے گفت۔ تند بروید۔ مے دویدند۔ مے گفت۔ سر پا بلند شوید۔ فوراً بلند مے شدند۔ مے گفت۔ کج بدوید۔ مے دویدند۔ خلاصہ ہرچہ مے گفت ہمان میکردند۔ خیلے محل عبرت بود۔ شلاق بزرگے بدست مدیر آخور اسپہا بود۔ متصل حرکت مے داد۔ مثل تفنگ صدا مے کرد۔

سیر دریا

امسال دوستے بحج رفتہ بود۔ مے گفت۔ ازیں جا سوار کالسکۂ بخار شدہ بہ بمبئی رفتم۔ چند روز آنجا بودم۔ صبحے کہ مے باید بکشتئ بخار نشینم۔ زود برخاستہ بہ ساحل رفتم۔ بہ دریا نگاہ کردم۔ دیدم متصل قائق و کرجی است۔ کہ

لہ اس عبارت میں بعض بعض جگہ تغیر کیا گیا ہے۔

بار آدم از ساحل بُرده بکشتیها حمل مے کُنند۔ من ہم در قائق نشستہ بکشتی داخل شدم۔ دو ساعت بظہر ماندہ لنگرِ کشتی را کشیدہ براہ اُفتادند۔ تا عصر دریا آرام بُود۔ بعد کم کم متلاطم شد۔ طورے کہ امواج مثلِ کوہ بلند مے شد۔ ہمہ اہلِ کشتی با حالتِ منقلب اُفتادہ بُودند۔ مگر من و چند اشخاصِ دیگر کہ نیفتادہ بودیم۔ و خود داری مے نمودیم۔ خلاصہ بہ خطرے عظیم گرفتار شدہ بودیم۔ وے باز فضلِ خدا شاملِ حال بُود۔ کہ بادِ مساعدے از عقبِ کشتیٔ ما مے آمد۔ کہ ما را زود تر بہ طرفِ مقصد مے بُرد۔ شب ہا تا صبح ہمیں طور دریا متحرک و مواج بُود۔ من اندکے خوابیدم۔ صبح بعد از نماز و تلاوتِ قرآن بہ دریا نگاہ کردم۔ دیدم آبِ دریا خیلے آرام بُود۔ ماہی ہائے بزرگ از دریا در آمدہ روئے آب بازی مے کردند*

پس از روزے چند دیدم۔ از سواحلے کہ نزدیک بُود۔ چند مرغے کوچک پریدہ بہ کشتی آمدہ آنجا نشستہ گرسنہ ماندہ اند۔ ساحل دور شدہ است۔ نمے توانند رفت۔ گاہے امتحانے مے کنند۔ اگر چہ ساحل پیدا نیست۔ امّا از فراستے کہ خدا تعالےٰ بآنہا دادہ است۔

رُو بسمتِ دشتِ راست کہ آں سُو ساحِل نزدیک تر است - مے پرند - باز بر مے گردند - ملاحے یکے از آنہا را گرفتہ توے قفس انداخت - آب خوردہ بعد از دقیقۂ بمُرد - خیلے افسوس کردم ٭

خُلاصہ بجدّہ رسیدہ از کشتی بر آمدیم - و آں جا شب گذشتہ صباح زود براہ اُفتادیم - یکم ذی قعدہ بمکّۂ معظّمہ رسیدیم - و از آنجا بمدینۂ شریفہ رفتہ بزیارتِ روضۂ منوّرۂ رسالت مآب صلّے اللّٰہُ علیہِ وسلّم شرفِ یابِ سعادت شدیم - باز با قافلۂ حُجّاجِ مدینہ حج نمودہ از جدّہ سوارِ کشتیٔ بخار شدیم ٭

رُوزے ہنگامِ شام خوردن رعد و برق از سمتِ مغرب پیدا و ہوا تیرہ شُد - امّا باد نبُود - ہماں تیرگی و رعد و برق کہ اثرِ بد در حالتِ دریا دارد - دریا را منقلب کرد - شام خوردہ بالاے کشتی رفتہ قدرے گشتم - در آسماں ہمہ ابر و تاریک بُود - و از ہمہ جوانب برقِ شدید مے زد - و صداے رعد مے آمد - وسطِ آسماں باز بُود - باد ہم کے مے آمد - تا صُبح رعد و برقِ شدیدے بُود بسیار مہیب - ابر ہمہ جا را گرفتہ چناںکہ باریدن داشت - شب بواسطۂ انقلابِ دریا ہمہ جہت یک

ساعت بیشتر خوابم نبرد۔ صبح زود برخاستم۔ نماز کردہ قرآن خواندم۔ ہوا بسیار منقلب بود۔ باران شدیدے بارید۔ یک برقے پنجاہ قدم از کشتی دور تر بدریا زد۔ صدائے ہزار توپ کردہ آب دریا را از ہم پاشید۔ اگر ایں برق بکشتی مے خورد۔ کشتی را از ہم متلاشی مے کرد۔ ہوا ہماں طور بود۔ یک دو ساعت خوابیدہ از حرکتِ کشتی معلوم شد۔ کہ بہ ساحل نزدیک شدہ ایم۔ برخاستم و گفتم۔ الحمد للہ کہ از دریائے بزرگ خلاص شدہ بساحل رسیدیم۔ چوں کشتی کہ ما نشستہ بودیم۔ خیلے بزرگ بود۔ نمے توانست نزدیکِ ساحل برود۔ ایستاد۔ کشتیِ بخار کوچکے از ساحل آمد۔ امّا دریا چوں ہنوز تلاطم زیاد داشت۔ ہر قدر مے توانستند۔ آں کشتی را بہ کشتیِ ما متصل کنند۔ نمے شد۔ چند دفعہ آوردند۔ امّا ممکن نشد۔ کہ متصل شوند۔ بالآخر قدرے صبر کردند۔ دریا قدرے آرام شد۔ آں وقت آوردہ باہم وصل کردند۔ من از کشتی پائیں آمدہ روزے چند بہ بمبئی بسر بردم۔ باز براہ افتادہ خانہ آمدم۔ بسیار شکرِ خدا کردم کہ بسلامت رسیدم ❊

اِنتخاب از صد حکایت

حکایت ۱۔ مردے یمنی پیشِ حجاج آمد۔ حجاج از حالِ برادرِ کوچکِ خود کہ بحکومتِ یمن فرستادہ بود۔ پرسید۔ آں مرد گفت کہ بغایت فربہ و تر و تازہ است۔ حجاج گفت از صورتش نمے پرسم۔ بلکہ از سیرتش تفحص مے کنم۔ باید کہ عدل و انصاف او را بیاں کنی۔ جواب داد سخت دِل۔ بیرحم۔ ظالمے۔ فاسقے۔ سفاکے است۔ حجاج گفت چرا اہلِ یمن شکایتِ او را پیشِ بزرگتر ازو نبردند۔ تا ظلمِ او را از سرِ آنہا دفع کردے۔ گفت۔ آنکس کہ ازو بزرگتر است۔ صد بار ازو ظالم تر است۔ حجاج گفت۔ مرا مے شناسی۔ گفت آرے۔ تو حجاجِ بن یوسفی۔ و برادرِ بزرگ حاکمِ یمن ہستی۔ گفت از من نترسیدی۔ کہ ایں ہمہ سخن پیشِ روئے من گفتی۔ گفت ہرکہ از خدا بترسد۔ از غیرِ او نترسد۔ و ہرکہ حق گوید۔ از باطل نیندیشد۔ حجاج دو ہزار درہم او را انعام فرمود۔ گفت کہ تو از آں جملہ ہستی۔ کہ در راہِ خدائے حق گفتن سعی مے کنند۔ و از ملامتِ لائم نمے ترسند۔

حاصلِ مطلب۔ حق گو را باید کہ از کسے نترسد۔ تا حق مددگارِ او باشد۔ و ذرۂ حق بر کوہِ باطل غالب آید۔ و مردِ حق گوے

را هم در دنیا حرمت است و هم در آخرت عزت۔

حکایت ۲۔ در باغے چہار کس بطریق تفریح در آمدند۔ یکے صوفی۔ دوم فقیہ۔ سوم سپاہی۔ چہارم بقال۔ چوں میوہ ہائے تر و تازہ را دیدند۔ و باغبان را خفتہ یافتند۔ دست تاراج کشادہ بے تحاشا در ویرانیِ باغ مشغول گشتند۔ فواکہِ پختہ را بکار می بردند و مخدوش و خام را در خیاباں مے انداختند۔ دریں اثنا چشم باغبان بیدار گشت۔ چوں با ہر چہار مقاومت کردن نتوانست۔ گفت کہ من مریدِ صوفی۔ و شاگردِ فقیہ۔ و رعیتِ سپاہی ہستم۔ ایشاں ہرچہ کردند بجا ست۔ اما بقالِ بے مروت چرا در باغ من دستِ تعدی دراز کرد۔ ہیچ قرضِ او بر ذمۂ خود ندارم۔ ایں بگفت۔ و بقال را بے محابا فرو کوفت۔ یاراں از معاونتِ او خاموش گشتند۔ تا آنکہ دست و پایش بستہ در گوشہ بینداخت۔ باز متوجہِ سپاہی شد۔ و گفت کہ درویش پیرِ من است۔ و فقیہ استادِ من۔ ایں سپاہیِ بے حیا را چہ یارا کہ بے اذن میوہ چیند۔ ہیچ یک حبہ از خراجِ شاہی بر من طلب ندارد۔ ایں بگفت و با چوب و چماق خدمتش معقول بجا آورد۔ و ہر دو دستِ او را بر کتف بست۔ باز متوجہِ فقیہ شد۔ و گفت کہ از کدام مسئلہ و دلیل ملکِ غیر را بر خود حلال ساختی۔ و مانندِ ایں درویش محتاج نیستی کہ حقے بر ملکِ من داشتہ باشی۔ ایں بگفت و با

او در او بحث نقیبہ آواز بر کشید۔ کہ اگر از اوّل سوداگر پیشہ بقال و سپاہی مے کردیم۔ نوبت بدینجا نمے رسید۔ درویش بخیال اینکہ او را خواہد گذاشت مستحیل گفتار نقیبہ نشد۔ تا آنکہ نقیبہ را نیز پشیمانے مُحکم بستہ رُوے بسوئے درویش آورد و گفت کہ اکنوں از کثرت رجوع بوحدت نمودم۔ تا قیمت ایں میوہ ادا نشود۔ کسے را خلاصی ممکن نیست۔ صوفی بیچارہ جبّہ و عمامہ رہن گذاشتہ رہائی یافت۔ و آں ہر سہ نیز قیمت واجبی ادا کردہ خلاص شدند؛

حاصل مطلب۔ ہرگاہ دود نفاق از گفتار مدّعی در دماغ یاراں مے پیچد۔ ہر یک در بلائے گرفتار مے شود۔ پس ہرگز بر گفتہ دشمن اعتبار نباید کرد۔ و رشتہ اتفاق را نباید برید۔ کہ باعث ہزاراں فساد خواہد بود؛

حکایت ۴۔ شخصے صنوال نام در حوالے شہر صنعا باغے داشت۔ پُر بہار و اشجار میوہ دار کہ در ہر فصل محصولے وافر ازآں پیدا آمدے۔ و او چناں مقرر کردہ بود۔ کہ در ہنگام چیدن میوہ و درو کردن زراعت ہرچہ ازدرس باقی مے ماند۔ بفقرا مے داد۔ و در وقت پاک کردن خرمن آنچہ بسبب باد منتشر مے شد۔ نیز بمساکین مے بخشید۔ و در وقت افشاندن میوہ ہر آنچہ از بساط بیروں مے افتاد۔ نیز بہ غربا مے داد۔ و بعد ازآنکہ محصول باغ را بخانہ مے آورد۔ ہم حصۂ آں را بفقرا مے داد۔ و در خانۂ خود تقید کردہ بود۔ کہ وقت آرد کردن غلہ نیز دہم حصّہ فقیراں

را مے بخشید۔ و در وقتِ ناں پختن نیز از دہ یکے بمحتاجاں خیرات مے کرد۔ چوں آں نیک مرد ازیں سپنجی سرا درگذشت۔ ازو سہ پسراں ماندند۔ آں پسراں باہم مشاورت کردند۔ کہ ما ہر یک قبیلہ دار شدیم۔ و زن و فرزند بہم رسانیدیم۔ و پدرِ ما یک خانہ دار بود۔ حالا ما سہ خانہ داریم۔ آں قدر کہ او بہ فقیراں میداد۔ از ما نمے تواند شد۔ چہ تدبیر باید کرد۔ برادرِ میانۂ ایشاں گفت۔ کہ ہیچ تدبیر مکنید۔ و بر طریقۂ پدرِ خود بروید۔ حق تعالےٰ برکت خواہد داد۔ اما دو برادرِ دیگر سخنِ او را نشنیدند۔ و باہم اتفاق کردند بر آنکہ بر وقتِ بُریدنِ میوہ و درویدنِ زراعت فقیراں را آمدن ندہیم۔ و حصۂ فقرا جدا نکنیم۔ اگر بوقتِ خوردن گدائے سوال کند۔ پارچۂ نانے باو خواہیم داد۔ الغرض چوں وقت در رسید۔ قبل از طلوعِ آفتاب پنہاں از خانہ برآمدند۔ و خدا را فراموش کردند۔ کہ برکتِ رزق در دستِ اوست۔ ہماں شب از قدرتِ ایزدِ پاک تمام باغ و زراعت و درختاں سوختہ خاکستر شدہ بود۔ چوں ایشاں بدانجا رسیدند و ایں حالت را دیدند۔ گفتند ما راہ فراموش کردیم۔ ایں باغ ما نیست۔ دیروز ما باغِ خود را سیراب و آباد دیدیم۔ آخر در یک شب چہ شد۔ بعد از تامل معلوم شد۔

کہ در نیتِ ایشاں تفاوت افتاد۔ و خرابئ باغ ازآں بظہور رسید۔ برادرِ اوسط گفت۔ کہ من اول شما را گفتہ بودم کہ بر طریقۂ پدر باشید۔ و تبدیلِ نیت نکنید۔ جملگی پشیماں شدند۔ و پشیمانی ہیچ سود نداشت۔ تا اینکہ بہ توبہ و اِستغفار پرداختند۔ و بدنیتی را گذاشتند۔

حاصلِ مطلب۔ برکت درکسبِ مال بقدرِ نیت و یقینِ ثابت حاصل مے شود۔ پس اِخلاصِ نیت در ہر عمل مقدم است۔

اِنتخاب از گلستاں

باب اوّل در سیرت پادشاہاں

حکایت ۱- ملک زادۂ را شنیدم- کوتاہ قد و حقیر بود- و دیگر برادرانش بلند بالا و خوبرو- بارے ملک بکراہیت و استحقار درو نظر کرد- پسر بفراست و استبصار دریافت و گفت- اے پدر! کوتاہِ خردمند بہ از نادانِ بلند- ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر- چنانچہ طور اگرچہ خرد ترین کوہہاے زمین است لیکن نزدِ خدا مرتبہ اش بزرگتر است- قطعہ

آں شنیدی کہ لاغرِ دانا   گفت روزے بابلہے فربہ
اسپِ تازی اگر ضعیف بود   ہمچناں از طویلۂ خر بہ

پدر بخندید- و ارکانِ دولت بہ پسندیدند- و برادراں بہ جاں رنجیدند- قطعہ

تا مرد سخن نگفتہ باشد   عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست   شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

شنیدم کہ ملک را در آں مدت دشمنے صعب روے نمود- چوں لشکر از ہر دو طرف روے درہم آوردند- و قصدِ مبارزت کردند- اوّل کسیکہ اسپ در میداں جہانید- آں پسر بود- و گفت- قطعہ

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
ایں منم کاندر میانِ خاک وخوں بینی سرے
آنکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی مے کند
روزِ میداں آنکہ بگریزد بخونِ لشکرے

ایں بگفت و بر سپاہِ دشمن زد۔ و تنے چند از مردانِ کاری بینداخت + چوں پیشِ پدر باز آمد۔ زمینِ خدمت ببوسید۔ و گفت + قطعہ

ایکہ شخصِ منت حقیر نمود — تا درشتی ہنر نہ پنداری
اسپِ لاغر میاں بکار آید — روزِ میداں نہ گاوِ پرواری

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بے قیاس بود۔ و اینان اندک + جماعتے آہنگِ گریز کردند + پسر نعرہ بزد و گفت۔ اے مرداں بکوشید۔ تا جامۂ زناں نپوشید۔ سواراں را بگفتنِ او تہور زیادہ گشت۔ و بیکبار حملہ بردند + شنیدم کہ ہم دراں روز بر دشمن ظفر یافتند + ملک سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت + و ہر روزش نظر بیش کرد۔ تا ولی عہدِ خویش گردانید + برادرانش حسد بردند۔ و زہر در طعامش کردند + خواہرش از غرفہ بدید۔ و دریچہ برہم زد + پسر بفراست دریافت۔ و دست از طعام باز کشید و گفت۔ محال است۔ کہ ہنرمنداں بمیرند۔ و بے ہنراں جاے ایشاں گیرند + بیت

کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم — ور ہما از جہاں شود معدوم

پدر را ازین حال آگہی دادند۔ برادرانش را بخواند۔ و گوشمالی بواجبی بداد۔ پس ہر یکے را از اطراف بلاد حصّهٔ معین کرد۔ تا فتنه بنشست و نزاع برخاست۔ که گفته اند۔ ده درویش در گلیمے بخسپند۔ و دو پادشاه در اقلیمے نگنجند۔ قطعه

نیم نانے گر خورد مرد خداے — بذل درویشان کند نیمے دگر
هفت اقلیم ار بگیرد پادشاه — همچنان در بند اقلیمے دگر

حکایت ۴ - سرہنگ زاده را بر در سراے اغلمش دیدم۔ که عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف داشت۔ ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیهٔ او پیدا۔ و لمعان انوار زیرکی در جبینش نمایان۔ بیت

بالاے سرش ز ہوشمندی — مے تافت ستارهٔ بلندی

فی الجمله مقبول نظر سلطان آمد۔ که جمال صورت و کمال معنی داشت۔ و حکما گفته اند۔ توانگری بدل است نه بمال۔ و بزرگی بعقل است نه بسال۔ بیت

کودکے کو بعقل پیر بود — نزد اہل خرد کبیر بود

ابناے جنس بر منصب او حسد بردند۔ و بخیانتے متہمش کردند۔ و در کشتن او سعے بے فائده نمودند۔ مصرع

دشمن چه کند چو مہربان باشد دوست

ملک پرسید که موجب خصمۓ ایشان در حق تو چیست؟ گفت۔

در سایۂ دولتِ خداوندی دام ملکہ، ہمگناں را راضی کردم
مگر حسود کہ راضی نمے شود۔ الّا بزوالِ نعمتِ من۔ و اقبالِ
دولتِ خداوندی باقی باد! قطعہ

توانم آنکہ نیازارم اندرونِ کسے
حسود را چہ کنم کو زِ خود برنج دراست
بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجے است
کہ از مشقّتِ آں جز بمرگ نتواں رست

قطعہ

شور بختاں بہ آرزو خواہند | مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں | کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حکایت ۳۔ پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشستہ بود۔ و
غلام ہرگز دریا ندیدہ۔ و محنتِ کشتی نیازمودہ۔ گریہ و زاری
آغاز نہاد۔ و لرزہ بر اندامش افتاد۔ چندانکہ ملاطفت کردند۔ آرام
نگرفت۔ مَلِک را عیش ازو منغص شد۔ چارہ ندانست۔ حکیمے
در آں کشتی بود۔ مَلِک را گفت۔ اگر فرمائی۔ من او را بطریقے
خاموش گردانم۔ گفت غایتِ لطف و کرم باشد۔ بفرمود۔ تا
غلام را بدریا انداختند۔ بارے چند غوطہ بخورد۔ ازآں پس
مویش بگرفتند۔ و سوئے کشتی آوردند۔ بہر دو دست در سکّانِ

کشتی در آویخت * چوں ساعتے برآمد۔ بگوشۂ بنشست۔ و قرار گرفت * ملک را پسندیدہ آمد۔ و گفت۔ اندریں چہ حکمت بود * گفت اول محنتِ غرق شدن نیازمودہ بود۔ و قدرِ سلامتِ کشتی نمے دانست * ہمچنیں قدرِ عافیت کسے داند۔ کہ بمصیبتے گرفتار آید *

حکایت ۳۸۔ بر بالینِ تربتِ یحیےٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامعِ دمشق * یکے از ملوکِ عرب کہ بہ بے انصافی معروف بود۔ بزیارت آمد۔ و نماز گذارد۔ و حاجت خواست * بیت

درویش و غنی بندۂ ایں خاک درند
وآنانکہ غنی ترند محتاج ترند

آنگاہ روے بمن کرد و گفت۔ از آنجا کہ ہمتِ درویشان است۔ و صدقِ معاملۂ ایشان۔ توجہِ خاطر ہمراہِ من کنید۔ کہ از دشمنِ صعب اندیشناکم * گفتمش۔ بر رعیتِ ضعیف رحمت کن۔ تا از دشمنِ قوی زحمت نہ بینی * قطعہ

بازوانِ توانا و قوتِ سرِ دست
خطاست پنجۂ مسکینِ ناتواں بشکست
نترسد آنکہ بر افتادگاں نہ بخشاید
کہ گر ز پاے در آید کسش نگیرد دست
ہر آنکہ تخمِ بدی کشت و چشمِ نیکی داشت
دماغ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست

ز گوش پنبه برون آر و داد خلق بده
وگر تو می ندهی داد روز دادی هست

مثنوی

بنی آدم اعضای یکدیگرند   که در آفرینش ز یک جوهرند
چو عضوی بدرد آورد روزگار   دگر عضوها را نماند قرار
تو کز محنت دیگران بی غمی   نشاید که نامت نهند آدمی

حکایت ۵ - یکی از وزرای معزول شده بحلقهٔ درویشان درآمد و برکت صحبت ایشان در وی اثر کرد و جمعیت خاطرش دست داد * ملک بار دیگر با وی دل خوش کرد و عملش فرمود * قبول نکرد و گفت - معزولی به - که مشغولی * **قطعه**

آنان که بکنج عافیت بنشستند   دندان سگ و دهان مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند   وز دست و زبان حرف گیران رستند

ملک گفت - هر آینه ما را خردمند کافی باید - که تدبیر مملکت را شاید * گفت نشان خردمند کافی آنست - که بچنین کارها تن در ندهد * **بیت**

همای بر همه مرغان از آن شرف دارد
که استخوان خورد و طایری نیازارد

حکایت ۶ - ملکزادهٔ گنج فراوان از پدر میراث یافت * دست کرم برگشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بی دریغ

بر سپاہ و رعیت بسخت ❋ قطعہ

نیاساید مشام از طبلۂ عود　　بر آتش نہ کہ چوں عنبر ببوید
بزرگی بایدت بخشندگی کن　　کہ تا دانہ نیفشانی نروید

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد۔ کہ ملوکِ پیشیں مر ایں نعمت را بسعے اندوختہ اند۔ و برائے مصلحتے نہادہ۔ دست ازیں حرکت کوتاہ کن۔ کہ واقعہا در پیش است و دشمناں در کمیں۔ نباید کہ بوقتِ حاجت درمانی ❋ قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش　　رسد مر ہر گدائے را برنجے
چرا نستانی از ہر یک جوے سیم　　کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے

ملک زادہ روے ازیں سخن درہم کشید و موافقِ طبعِ بلندش نیامد و مر او را زجر فرمود۔ و گفت۔ مرا خداوندِ تعالےٰ مالکِ ایں ممالک گردانیدہ است۔ تا بخورم و ببخشم نہ پاسبانم کہ نگہدارم ❋ بیت

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیرواں نمرد کہ نامِ نکو گذاشت

حکایت در آوردہ اند۔ کہ نوشیروانِ عادل را در شکارگاہے صیدے کباب میکردند۔ نمک نبود۔ غلامے را بروستا فرستاد۔ تا نمک آرد ❋ نوشیراں گفت۔ نمک بقیمت بستاں۔ تا رسمے نشود۔ و دِہ خراب نگردد۔ گفتند۔ ازیں قدر چہ خلل زاید؟ گفت بنیادِ ظلم اوّل در جہاں اندک بودہ است۔

هرکه آمد - بر آں مزید کرد - تا بدیں غایت رسید ٭ قطعه

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے
برآورند غلامانِ او درخت از بیخ
بہ پنج بیضه کہ سلطاں ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

بیت

نماند ستمگارِ بد روزگار بماند برو لعنتِ پایدار

حکایت ۸ - عاملے را شنیدم کہ خانۂ رعیت خراب کردے - تا خزانۂ سلطاں آباداں کند - بے خبر از قولِ حکما کہ گفتہ اند - ہرکہ خلق را بیازارد تا دلِ سلطاں بدست آرد - خدائے تعالےٰ ہماں خلق را برو گمارد - تا دمار از نہاد او برآرد ٭ بیت

آتشِ سوزاں نکند با سپند آنچہ کند دودِ دلِ دردمند

گویند سرِ جملۂ حیوانات شیر است - و کمترین جانوراں خر - و باتفاقِ خردمنداں خرِ باربر بہ از شیرِ مردم در ٭ مثنوی

مسکیں خر اگرچہ بے تمیز است چوں بار ہمے برد عزیز است
گاوان و خرانِ باربردار بہ ز آدمیانِ مردم آزار

گویند ملک را طرفے از ذمائمِ اخلاقش بقرائن معلوم شد - در شکنجہ کشید - و بانواعِ عقوبتش بکشت ٭ قطعه

حاصل نشود رضائے سلطاں تا خاطرِ بندگاں نہ جوئی

خواہی کہ خدائے بر تو بخشد با خلق خدائے کن نکوئی
آزردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سر او بگذشت۔ و در حالِ تباہِ او تأمل کرد۔ و گفت + قطعہ

نہ ہر کہ قوّتِ بازوے و منصبے دارد
بسلطنت بخورد مالِ مردماں بگزاف
تواں بحلق فرو بردن استخوانِ درشت
ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف

حکایت ۹۔ مردم آزارے را حکایت کنند۔ کہ سنگے بر سرِ صالحے زد + درویش را مجالِ انتقام نبود۔ سنگ را با خود ہمے داشت۔ تا وقتے کہ ملک را بر آں لشکری خشم آمد۔ و در چاہِ زندانش کرد + درویش بیامد۔ و سنگ بر سرش کوفت + گفتا تو کیستی؟ و ایں سنگ بر من چرا زدی؟ گفت من فلانم۔ و ایں سنگ ہماں است۔ کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی + گفت چندیں روزگار کجا بودی؟ گفت از جاہت اندیشہ مے کردم۔ اکنوں کہ در چاہت دیدم۔ فرصت را غنیمت شمردم۔ کہ بزرگاں گفتہ اند + مثنوی

نا سزائے را چو بینی بختیار عاقلاں تسلیم کردند اختیار
چوں نداری ناخنِ درندہ تیز با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز
ہر کہ با پولاد بازو پنجہ کرد ساعدِ سیمینِ خود را رنجہ کرد

باش تا دشمنش بہ شمارد روزگار   پس بکام دوستاں مغزش برآر

حکایت ۱۰۔ ملکِ زوزن را خواجۂ بود کریم النفس و نیک محضر کہ ہمگناں را در مواجہ حرمت داشتے و در غیبت نیکو گفتے ٭ اتفاقاً از وَے حرکتے صادر شد۔ کہ در نظرِ سلطاں ناپسندیدہ آمد٭ مصادرہ فرمود۔ و عقوبت کرد٭ سرہنگانِ پادشاہ بسوابقِ انعام معترف بودند۔ و بشکرِ آں مرتہن۔ در مدتِ توکیلِ او رفق و ملاطفت کردندے۔ و زجر و معاتبت روا نداشتندے ٭ **قطعہ**

صلح با دشمنِ خود کن وگرت روزے او
در قفا عیب کند در نظرش تحسیں کن
سخن آخر بدہاں مے گذرد موذی را
سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

آنچہ مضمونِ خطابِ ملک بود۔ از عہدۂ بعضے از آں بدرآمد و بقیت در زنداں بماند ٭ یکے از ملوکِ نواحی در خفیہ پیامش فرستاد۔ کہ ملوکِ آں طرف قدرِ چناں بزرگوار ندانستند۔ و بیعزتی کردند ٭ اگر خاطرِ عزیزِ فلاں بہ جانبِ ما التفاتے کند۔ در رعایتِ خاطرش ہرچہ تمامتر سعئے کردہ شود۔ کہ اعیانِ ایں مملکت بدیدارِ وَے مفتقرند۔ و بہ جوابِ ایں حروف منتظر ٭ خواجہ بریں موقوف یافت۔ و از خطر اندیشید ٭ درحال جوابے مختصر چنانکہ مصلحت دید۔ کہ اگر بر ملا افتد۔ فتنہ نباشد۔ بر قفاے ورق

بنوشت - و رواں کرد * یکے از متعلقاں کہ بریں واقف بود - ملک را اعلام کرد - کہ فلاں را کہ حبس فرمودہ - با ملوکِ نواحی مراسلت دارد * ملک بہم برآمد - و کشفِ ایں خبر فرمود - قاصد را بگرفتند - و رسالہ را بخواندند - نوشتہ بود - کہ حسنِ ظنِ بزرگاں در حقِ بندہ بیش از فضیلتِ بندہ است - و تشریفِ قبولی کہ فرمودہ اند - بندہ را امکانِ اجابتِ آں نیست - بحکمِ آں کہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم - و بہ اندک مایۂ تغیرِ خاطر با ولی نعمتِ قدیم بیوفائی نتواں کرد - چنانچہ گفتہ اند * بیت

آں را کہ بجاے تست ہر دم کرمے
عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

ملک را سیرتِ حق شناسیٔ او پسندیدہ آمد - خلعت و نعمت بخشید - و عذر خواست - کہ خطا کردم - کہ ترا بے گناہ آزردم * گفت اے خداوند! بندہ دریں حال مر خداوند را خطائے نمے بیند - بلکہ تقدیرِ خداوندِ حقیقی چنیں بود - کہ مر ایں بندہ را مکروہے برسد - پس بدستِ تو اولیٰتر - کہ حقوقِ سوابقِ نعمت و ایادیٔ منت بریں بندہ داری - کہ حکما گفتہ اند * مثنوی

گر گزندت رسد زِ خلق مرنج ... کہ نہ راحت رسد زِ خلق نہ رنج
از خداداں خلافِ دشمن و دوست ... کہ دلِ ہر دو در تصرفِ اوست

گرچه تیر از کمان همی گذرد	از کمان دار بیند اهل خرد

حکایت ۱۱ - ظالمی را حکایت کنند که هیزم درویشان خریدی بحیف - و توانگران را دادی بطرح - صاحبدلی بر او گذر کرد - و گفت - بیت

ماری تو که هر کرا ببینی بزنی	یا بوم که هر کجا نشینی بکنی

قطعه

زورت ار پیش میرود با ما	با خداوند غیب دان نرود

زورمندی مکن بر اهل زمین	تا دعائی بر آسمان نرود

ظالم ازین سخن برنجید - و روی از نصیحت او درهم کشید - و بر او التفات نکرد - تا شبی آتش مطبخ در انبار هیزمش افتاد - و سایر املاکش بسوخت - و از بستر نرمش بر خاکستر گرمش نشاند - اتفاقاً همان شخص بر وی بگذشت - دیدش که با یاران همی گفت - ندانم که این آتش از کجا در سرای من افتاد - گفت از دود دل درویشان - قطعه

حذر کن ز دود درونهای ریش	که ریش درون عاقبت سر کند

بهم بر مکن تا توانی دلی	که آهی جهانی بهم بر کند

این لطیفه بر کاخ کیخسرو نوشته بود - قطعه

چه سالهای فراوان و عمرهای دراز
که خلق بر سر ما بر زمین بخواهد رفت

چنانچہ دست بدست آمدست ملک بما
بدشاہے دگر ہمچنیں بخواہد رفت

حکایت ۱۲- یکے از وزرا پیشِ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ رفت- و ہمت خواست- کہ روز و شب بہ خدمتِ سلطان مشغولم و بخیرش امید وار و از عقوبتش ترساں٭ ذوالنون بگریست و گفت- اگر من خدا را چنیں ترسیدمے کہ تو سلطان را- از جملۂ صدیقاں بودمے٭ قطعہ

گر نبودے امیدِ راحت و رنج — پائے درویش بر فلک بودے
ور وزیر از خدا بترسیدے — ہمچناں کز ملک ملک بودے

حکایت ۱۳- یکے از وزرا بر زیر دستاں رحمت آوردے- و اصلاحِ ہمگناں بخیر توسط کردے٭ اتفاقاً بخطابِ ملک گرفتار آمد٭ ہمگناں در استخلاصِ او سعے کردند- و موکلاں در معاقبتش ملاطفت نمودند- و بزرگان دیگر سیرِ نیک او در افواہ گفتند- تا ملک از سرِ خطایے او در گذشت٭ صاحبدلے بریں حال اطلاع یافت- و گفت- قطعہ

تا دلِ دوستاں بدست آری — بوستانِ پدر فروختہ بہ
پختن دیگ نیک خواہاں را — ہرچہ رخت سرائست سوختہ بہ
با بد اندیش ہم نکوئی کن — دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

حکایت ۱۴- یکے از پسرانِ ہارون الرشید پیشِ پدر آمد

خشم آلوده و گفت - فلاں سرہنگ زادہ مرا دشنام مادر داد + ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت - جزائے چنیں کس چہ باشد + یکے اشارت بکشتن کرد - و دیگرے بہ زباں بریدن و دیگرے بہ مصادرہ + ہاروں گفت - اے پسر! کرم آنست کہ عفو کنی - و اگر نتوانی - تو نیز دشنام دہ - نہ چنداں کہ انتقام از حد بگذرد - آنگاہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعوٰے از قبلِ خصم + قطعہ

نہ مرد است آں بنزدیکِ خردمند
کہ با پیلِ دماں پیکار جوید
بلے مرد آنکس است از روئے تحقیق
کہ چوں خشم آیدش باطل نہ گوید

مثنوی

یکے را زشت خوئے داد دشنام — تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام
بتر زانم کہ خواہی گفت آنی — کہ دانم عیبِ من چوں من ندانی

حکایت ۱۵ - با طائفۂ بزرگاں در کشتی نشستہ بودم + زورقے در پئے ما غرق شد - دو برادر در گردابے افتادند + یکے از بزرگاں ملاح را گفت - کہ بگیر ایں ہر دو غریق را کہ پنجاہ دینارت بہر یک مے دہم + ملاح یکے را بر آورد و آں دیگرے جاں بحق تسلیم کرد + گفتم بقیتِ عمرش نماندہ بود -

از آں در گرفتن تقصیر کردی ملاح بخندید و گفت آنچه تو گفتی یقین است. و دیگر میل خاطر من برهانیدن این بیشتر بود. بسبب آنکه وقتی در راهی مانده بودم این مرا بر شتر خود نشانده و از دست آں دیگر تازیانهٔ خورده بودم. گفتم خدای تعالی راست گفت. که هرکه[1] کار نیک کرد. برای نفع ذات اوست. و هرکه کار بد کرد. وبالش بروست. قطعه

تا توانی درون کس مخراش ... کاندرین راه خارها باشد
کار درویش مستمند برآر ... که ترا نیز کارها باشد

حکایت ١٦ دو برادر بودند. یکی خدمت سلطان کردی. و دیگری بسعی بازو ناں خوردی. بارے آں توانگر درویش را گفت. که چرا خدمت نکنی. تا از مشقت کار کردن برهی؟ گفت. تو چرا کار نه کنی. تا از مذلت خدمت رستگاری یابی؟ که خردمندان گفته اند. نانِ جو خوردن و بر زمین نشستن به از کمرِ زرین بستن و به خدمت ایستادن. بیت

بدست آہکِ تفته کردن خمیر ... به از دست بر سینه پیشِ امیر

قطعه

عمرِ گرانمایه درین صرف شد ... تا چه خورم صیف و چه پوشم شتا

[1] من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها

اے شکم خیرہ بنانے بساز تا نکنی پشت بخدمت دوتا

حکایت ۱۷- کسے مژدہ پیش نوشیروان عادل برد- و گفت- کہ فلاں دشمن ترا خدایے عزّ و جلّ برداشت۔ گفت- ہیچ شنیدی- کہ مرا فرو خواہد گذاشت؟ فرد

مرا بمرگِ عدو جایے شادمانی نیست
کہ زندگانیٔ ما نیز جاودانی نیست

حکایت ۱۸- اسکندر را پرسیدند- کہ دیارِ مشرق و مغرب را بچہ گرفتی؟ کہ ملوکِ پیشیں را خزائن و عمر و لشکر بیش از تو بود- و چنیں فتحے میسر نشد۔ گفت- بتائیدِ خدائے بزرگ ہر مملکت را کہ گرفتم- رعیتش را نیازردم- و نامِ پادشاہانِ پیشیں جز بہ نیکوئی نبردم۔ بیت

بزرگش نخوانند اہلِ خرد کہ نامِ بزرگاں بزشتی برد

قطعہ

ایں ہمہ ہیچ است چوں مے بگذرد
بخت و تخت و امر و نہی و گیر و دار
نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن
تا بماند نامِ نیکت بر قرار

انتخاب از مالا بدّ منہ

حمد و ستایش مر خدائے را ست - کہ بذاتِ مقدّس خود موجود است - و اشیا بایجادِ او موجود اند - و در وجود و بقا بوے محتاج اند - و وے بہیچ چیز محتاج نیست - یگانہ است ہم در ذات و ہم در صفات و ہم در افعال - ہیچ کس را در ہیچ امر با وے شرکت نیست - نہ وجودِ حیاتِ او ہمجنسِ وجودِ اشیا است - و نہ علم او متشابہ علم شاں - و نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام او با سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلامِ مخلوقات مجانس و متشارک - غیر از مشارکتِ اسمی ہیچ مجانست و مشارکت ندارد ۔

حق تعالیٰ از کفر و معصیت راضی نیست - و بر آں عذاب مقرر فرمودہ - و از طاعت و ایماں راضی است - و بہ ثواب بر آں وعدہ فرمودہ ۔

ہزاراں ہزار درودِ نا محدود نثارِ انبیا علیہم الصلوات کہ اگر آنہا مبعوث نمے شدند - کسے راہِ ہدایت نمے دید - و بہ علوم حقہ نمے رسید - ہمہ انبیا بر حق اند - اوّلِ شاں آدم است علیہ السلام و افضلِ شاں محمد است صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

است و معراج او حق است۔ کتابہاے آسمانی کہ بر انبیا نازل شدہ۔ توریت و انجیل و زبور و قرآن مجید و صحیفہ ہاے ابراہیم علیہ السلام وغیرہ ہمہ حق است۔ و بر ہمہ انبیا و کتابہاے خدا ایمان باید آورد*

بندگان خاص الٰہی را در صفات واجبی شریک داشتن یا آنہا را در عبادت شریک ساختن کفر است۔ چنانچہ دیگر کفار بہ انکار انبیا کافر شدند۔ ہمچناں نصارے حضرت عیسے علیہ السلام را پسر خدا۔ و مشرکان عرب ملائکہ را دختران خدا گفتند۔ و علم غیب بآنہا مسلّم داشتند۔ کافر شدند۔ انبیا و ملائکہ را در صفات الٰہی شریک نباید کرد۔ و غیر انبیا را در صفات انبیا شریک نباید کرد*

آنچہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلّم اخبر دادہ است۔ بآں ایماں باید آورد۔ و آنچہ فرمودہ است۔ بر آں عمل باید کرد۔ و از آنچہ منع کردہ۔ باز باید ماند۔ و قول و فعل ہر کسے کہ سر مو از قول و فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ و سلّم مخالفت داشتہ باشد۔ آں را رد باید کرد*

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلّم با یکے از صحابہ وصیت فرمود۔ کہ شریک بخدا نکنی۔ اگرچہ کشتہ شوی و سوختہ شوی۔ و نافرمانئ والدین مکن۔ اگرچہ امر کنند۔ کہ از زن و فرزند و

مالِ خود بد شو- و نمازِ فرض را عمداً ترک مکن- چہ ہر کہ نمازِ فرض را عمداً ترک کند- ذمۂ خدا از وے بری است⁂

ازاں سرور علیہ السلام روایت کردہ اند- کہ ہر کہ بر نمازِ فرض محافظت کند- او را نور و حجت و نجات باشد روزِ قیامت- و ہر کہ محافظت نہ کند- نہ او را نور باشد- نہ حجت و نہ نجات- و با فرعون و ہامان و قارون باشد⁂

پارچہ پوشیدن بقدرِ سترِ عورت و دفعِ سرما و گرمائے مہلک فرض است- و زیادہ ازاں برائے زینتِ مامور و اظہارِ نعمتِ خدا و ادائے شکر مستحب است- و مسنون آنست کہ لباسِ انگشت نما نپوشد- و دامن دراز تا نصفِ ساق باشد- و دامن تا شتالنگ جائز است- و فروتر ازاں حرام است- و شملہ یک وجب بہ نیت سنت مستحب است- و زیادہ تکلف در لباس بنابر اسراف و تکبر حرام است یا مکروہ- و بدونِ آں مباح است⁂

معصفر و مزعفر مرداں را حرام است- نہ زناں را- و بروایتے رنگِ سرخ مرداں را مطلقاً مکروہ است- مگر مخطط مثلِ سوسی⁂

پارچہ کہ تار و پودِ آں ابریشم باشد- زناں را حلال است و مرداں را حرام- مگر بمقدارِ چہار انگشت- چوں علم-

و آنچه پود آن ابریشم و تارِ آن از پنبہ یا صوف باشد۔ در حرب جائز است۔ و آنچہ پودِ آن از پنبہ است۔ و تارِ آن ابریشم مشروع است۔ در ہر حال جائز است ؛

زنان را زیورِ زر و نقرہ پوشیدن جائز است۔ و مردان را جائز نیست۔ مگر انگشترئے نقرہ و کردنِ زرگر و نگینہ ؛

در حدیث آمدہ۔ کہ طلب حلال فرض است بعدِ فرائض۔ و بہترین کسب عملِ دستِ خود است۔ داؤد علیہ السلام عمل از دستِ خود مے کرد۔ و مےخورد ؛

ہر کہ عبادت کند برائے دیدن و شنیدنِ مردم۔ نزدِ خدا ثوابِ آن نہ باشد ؛

غیبت یعنی عیب کسے غائبانہ گفتن اگرچہ موافقِ نفس الامر باشد۔ حرام است۔ خواہ عیب در دین او گوید۔ یا در صورت یا در نسب۔ یا غیرِ آن۔ آنچہ او را ناخوش آید۔ مگر غیبتِ ظالم حلال است ؛

غیبت نیست مگر شخصِ متعینِ معلوم را بد گفتن۔ اگر اہلِ شہرے را غیبت کند۔ غیبت نباشد ؛

نمیمہ یعنی سخن یکے بدیگرے گفتن کہ موجبِ ناخوشی فیمابین آنہا باشد۔ نیز حرام است ؛

دشنام دادن دیگرے را بزبان یا باشارۂ سر یا چشم یا

دشت یا مانند آں یا خشیدن بمردے بر تہجیکہ موجب
شک حرمت او باشد۔ حرام است۔ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فرمودہ۔ حرمت مال و آبروے مسلماں مثل
حرمت خون او است۔ و کعبہ را فرمودہ کہ حق تعالے ترا
چہ قدر حرمت داده۔ لیکن حرمت مسلماں و حرمت خون
او و مال او و آبروے او از تو زیادہ است +

تجسس حال مسلماناں براے عیب جوئی آنہا حرام
است۔ و بدترین دروغ شہادت دروغ است و قسم دروغ
کہ بداں مال مسلمانے را بہ ناحق تلف کند +

قضیہ و مناقشہ کہ درمیاں افتد۔ واجب است۔ کہ آں را
بشرع رجوع کند۔ و آنچہ شرع درآں حکم کند۔ اگرچہ
خلاف طبع خود باشد۔ واجب است کہ آں را بطیب خاطر
قبول کند۔ مکروہ داشتن آں کفر است + مستلزم انکار شرع +

عجب و تکبر کردن و نفس خود را از دیگراں بہتر
دانستن و غیر آں را حقیر دانستن حرام است۔ حق تعالے مے
فرماید۔ نفس خود را بہ پاکی یاد مکنید۔ بلکہ خدا ہر کہ را مے
خواہد۔ پاک مے کند۔ و اعتبار مر خاتمہ راست۔ و خاتمہ
کسے را معلوم نیست۔ کہ چہ خواہد بود۔ در حدیث

لہ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔ بَلِ اللّٰہُ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ +

آمده- کہ حق تعالیٰ بعضے کساں را بہشتی نوشتہ است و تمام عمر عمل دوزخ مے کند- و آخر کار تائب مے شود- و عمل بہشت مے کند- بہشتی مے شود- و بعضے کساں را دوزخی نوشتہ- و تمام عمر عمل بہشت مے کند- آخر کار نوشتۂ ازلی غالب مے آید- و عمل دوزخ میکند- دوزخی میشود +

تفاخر بہ انساب حرام است- و نیز تکاثر بہ مال و جاہ حرام- و خداوند تعالیٰ فرمودہ- کہ کریم تر نزدِ خدا متقی تر است +

بازی کردن بہ شطرنج یا نرد یا چوسر یا مانندِ آں حرام است- و اگر در آں مال مشروط باشد- قمار باشد و حرام قطعی و گناہِ کبیرہ باشد- و منکرِ حرمتِ آں کافر- و نیز لعب بپرانیدنِ کبوتر یا جنگانیدنِ مرغ و مانندِ آں حرام است +

کسے کہ بہ تو احساں کند- شکرِ او کردن و مکافات نمودن مستحب است یا واجب- و انکار کردن و کفرِ آں نمودن معصیت است- چہ ہر کہ شکرِ بندہ نہ کردہ- شکرِ خدا نکرد +

کثرتِ درود بر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مستحب است- و خالی بودنِ مجلس از ذکرِ خدا و درود بر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ است +

مرد را تشبہ بزناں- و زن را تشبہ بمرداں- و تشبہ

لہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ-

را تشبّہ بکفّار و فسّاق حرام است۔

حقوقِ مسلماں بر مسلماں شش چیز است۔ عیادتِ مریض۔ حضورِ جنازہ۔ قبولِ دعوت و سلام۔ تشمیتِ عاطس۔ خیر خواہی ہم در حضور و ہم در غیبت۔

باید کہ دوست دارد مسلماں برائے مسلماناں آنچہ برائے نفسِ خود دوست دارد۔ و مکروہ دارد در حقِ آنہا آنچہ برائے خود نہ پسندد۔ و ردِّ سلام واجب است۔

آنچہ در احادیث کبائر وارد شدہ۔ بشماریم۔ شرک۔ نافرمانیٔ والدین۔ قتلِ نفس۔ قسمِ دروغ۔ شہادتِ دروغ۔ دشنامِ محصنہ۔ خوردنِ مالِ یتیم۔ خوردنِ ربا۔ گریختن از جنگِ کفّار۔ قتلِ فرزند۔ چنانچہ کفّار دختراں را قتل مے کردند۔ زنا خصوصاً با زنِ ہمسایہ۔ سرقہ۔ قطعِ طریق۔ بغی بر امامِ عادل۔ سحر کردن۔

در حدیث آمدہ کہ بزرگتر کبائر آن است کہ کسے پدر و مادرِ خود را دشنام دہد۔ گفتند۔ والدین را چگونہ کسے دشنام دہد۔ فرمود۔ والدینِ دیگرے را دشنام دہد۔ او والدینِ ویرا دشنام دہد۔

در حدیث علاماتِ منافق این است۔ دروغ گوئی۔ خلافِ وعدگی۔ خیانت در امانت۔ غدر بعہد۔ دشنام دہ

شمار تنگسستہ

انتخاب از پندنامهٔ سعدی علیه الرحمه

کریما ببخشای بر حال ما — که هستم اسیر کمند هوا
نداریم غیر از تو فریادرس — توئی عاصیان را خطا بخش و بس
نگهدار ما را ز راه خطا — خطا در گذار و صوابم نما

در ثنای پیغمبر صلی الله علیه وسلم

زبان تا بود در دهان جایگیر — ثنای محمد بود دلپذیر
حبیب خدا اشرف انبیا — که عرش مجیدش بود متکا
سوار جهانگیر یکران براق — که بگذشت از قصر نیلی رواق

در صفت تواضع

دلا گر تواضع کنی اختیار — شود خلق دنیا ترا دوستدار
تواضع بود مایهٔ دوستی — که عالی بود پایهٔ دوستی
تواضع کند مرد را سرفراز — تواضع بود سروران را طراز
تواضع کند هر که هست آدمی — نزیبد ز مردم بجز مردمی
تواضع کند هوشمند گزین — نهد شاخ پر میوه سر بر زمین
تواضع بود حرمت افزای تو — کند در بهشت برین جای تو

در مذمت تکبر

تکبر مکن زینهار ای پسر — که گردد ز کبر دشمن از آدمی پسر

تکبر ز دانا بود ناپسند
غریب آید این معنی از هوشمند

تکبر بود عادت جاہلان
تکبر نیاید ز صاحبدلان

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

تکبر بود مایهٔ مدبری
تکبر بود اصل بدگوہری

چو دانی تکبر چرا میکنی
خطا میکنی و خطا میکنی

در فضیلت علم

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاه و مال و منال

پیٔ علم چون شمع باید گداخت
کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

خردمند باشد طلبگار علم
کہ گرم است پیوستہ بازار علم

کسے را کہ شد در ازل بختیار
طلب کردن علم کرد اختیار

طلب کردن علم شد بر تو فرض
دگر واجب است از پیش قطع ارض

بزو دامن علم گیر استوار
کہ علمت رساند بدار القرار

میاموز جز علم گر عاقلی
کہ بے علم بودن بود غافلی

در امتناع از صحبت جاہلان

دلا گر خردمندی و ہوشیار
مکن صحبت جاہلان اختیار

ز جاہل گریزنده چون تیر باش
میامیختہ چون شکر شیر باش

ترا اژدہا گر بود یار غار
ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

اگر خصم جان تو عاقل بود
بہ از دوستدارے کہ جاہل بود

ز جاہل نیاید جز افعال بد
وزو نشنود کس جز اقوال بد

سرانجامِ جاہل جہنم بود	کہ جاہل نکو عاقبت کم بود
ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود	کز و ننگِ دنیا و عقبیٰ بود

در صفتِ طاعت و عبادت

کسے را کہ اقبال باشد غلام	بود میل خاطر بطاعت مدام
نشاید سر از بندگی تافتن	کہ دولت بطاعت تواں یافتن
سعادت ز طاعت میسر شود	دل از نورِ طاعت منور شود
ز طاعت نہ پیچد خردمند سر	کہ بالا ز طاعت نباشد ہنر
بہ آبِ عبادت وضو تازہ دار	کہ فردا ز آتش شوی رستگار
نماز از سرِ صدق برپائے دار	کہ حاصل کنی دولتِ پائدار
ز طاعت بود روشنائیِ جاں	کہ روشن ز خورشید باشد جہاں
پرستندۂ آفرینندہ باش	در ایوانِ طاعت نشینندہ باش
اگر حق پرستی کنی اختیار	در اقلیم دولت شوی شہریار

در صفتِ وفا

دلا در وفا باش ثابت قدم	کہ بے سکہ رائج نباشد درم
ز راہِ وفا گر نہ پیچی عناں	شوی دوست اندر دلِ دشمناں
مگرداں ز کوئے وفا روئے دل	کہ در روئے خالق نباشی خجل
جدائی ز احباب کردن خطاست	بریدن ز یاراں خلافِ وفاست

در فضیلتِ شکر

کسے را کہ باشد دلِ حق شناس	نشاید کہ بندد زبانِ سپاس

نفس جز بشکرِ خدا بر میار / کہ واجب بود شکرِ پروردگار

ترا مال و نعمت فزاید ز شکر / ترا فتح از در درآید ز شکر

اگر شکرِ حق تا بہ روزِ شمار / گزاری نباشد یکے از ہزار

ولے گفتنِ شکر اولے تر است / کہ اسلام را شکرِ او زیور است

گر از شکرِ ایزد نہ بندی زبان / بدست آوری دولتِ جاودان

در صفت راستی

دلا راستی گر کنی اختیار / شود دولت ہمدم و بخت یار

نہ پیچد سر از راستی ہوشمند / کہ از راستی نام گردد بلند

دم از راستی گر زنی صبح وار / ز تاریکیِ جہل گیری کنار

مزن دم بجز راستی زینہار / کہ دارد فضیلت یکے بر ہزار

بہ از راستی در جہاں کار نیست / کہ در گلبنِ راستی خار نیست

در مذمت کذب

کسے را کہ ناراستی گشت کار / کجا روزِ محشر شود رستگار

کسے را کہ گردد زبانِ دروغ / چراغِ دلش را نباشد فروغ

دروغ آدمی را کند شرمسار / دروغ آدمی را کند بے وقار

دروغ اے برادر مگو زینہار / کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

ز ناراستی نیست کارے بتر / ازو گم شود نام نیک اے پسر

انتخاب از پندنامۂ شیخ عطّار رحمۃ اللہ علیہ

حمدِ خدائے تعالیٰ

حمد بیحد مر خدائے پاک را
آنکہ ایماں داد مشتِ خاک را

او ست سلطاں ہر چہ خواہد آں کند
عالمے را در دمے ویراں کند

ہست سلطانی مسلّم مر ورا
نیست کس را زہرۂ چون و چرا

آں یکے را گنج و نعمت میدہد
دیگرے را رنج و زحمت میدہد

آں یکے را زر و صد ہمیاں دہد
دیگرے در حسرتِ ناں جاں دہد

آں یکے بر تخت با صد عزّ و ناز
دیگرے کردہ دہاں از فاقہ باز

آں یکے پوشیدہ سنجاب و سمور
دیگرے خفتہ برہنہ در تنور

آں یکے بر بسترِ کمخواب و سنج
دیگرے بر خاکِ خواری بستہ تیخ

طرفہ تر اینکہ جہاں برہم زند
کس نمے آرد کہ آنجا دم زند

بے پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مہد گویا او کند

مردۂ صد سالہ را حے میکند
ایں بجز حق دیگرے کے میکند

از زمینِ خشک رویاند گیاہ
آسماں را بے ستوں دارد نگاہ

ہیچکس در ملک او انباز نے
قولِ او را لحن نے آواز نے

در نعت سید المرسلین صلی الله علیه وسلم

بعد ازین گویم نعت مصطفی — آنکه عالم یافت از نورش صفا
سید الکونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاولین
آنکه آمد نه فلک معراج او — انبیا و اولیا محتاج او
شد وجودش رحمة للعالمین — سجدهٔ او شد همه روی زمین
صد هزاران رحمت جان آفرین — بر روی و بر آل پاک طاهرین
هردم از ما صد درود و صد سلام — بر رسول و آل و اصحابش تمام

مناجات

پادشاها جرم ما را در گذار — ما گنهگاریم و تو آمرزگار
تو نکوکاری و ما بد کرده ایم — جرم بی اندازه بیحد کرده ایم
سالها در بند عصیان گشته ایم — آخر از کرده پشیمان گشته ایم
روز و شب اندر معاصی بوده ایم — غافل از امر و نواهی بوده ایم
بی گنه نگذشت بر ما ساعتی — با حضور دل نکردم طاعتی
بر در آمد بندهٔ بگریخته — آبروی خود بعصیان ریخته
مغفرت دارد امید از لطف تو — زانکه خود فرموده لا تقنطوا
بحر الطاف تو بی پایان بود — ناامید از رحمتت شیطان بود
نفس و شیطان زد کریما راه من — رحمتت گردد شفاعت خواه من
چشم دارم کز گنه پاکم کنی — پیش از آن کاندر لحد خاکم کنی
اندر آن دم کز بدن جانم بری — از جهان با نور ایمانم بری

ترغیب خاموشی

اے برادر گر تو ہستی حق طلب	جز بفرمانِ خدا مکشائے لب
عاقلاں را پیشہ خاموشی بود	پیشۂ جاہل فراموشی بود
خامشی از کذب و غیبت واجبست	ابلہ است آں کو بگفتن راغب است
اے برادر جز ثنائے حق مگو	قولِ خود را از برائے دق مگو
دِل زِ پُر گفتن بمیرد در بدن	گرچہ گفتارت بود دُرِّ عدن

عملِ خالص

گر تو باشی اہلِ ایماں اے عزیز	پاک داری چار چیز از چار چیز
از حسد اول تو دل را پاک دار	خویشتن را بعد از آں مومن شمار
پاک دار از کذب و از غیبت زباں	تا کہ ایمانت نیفتد در زیاں
پاک گر داری عمل را از ریا	شمعِ ایمانِ ترا باشد ضیا
چوں شکم را پاک داری از حرام	مردِ ایماندار باشی والسلام

منع از کثرتِ خواب و طعام

نہ آب و ناں تا لب شکم را پُر مساز	ہمچو حیواں بہرِ خورد آخور مساز
روزہ کم خور گرچہ صائم نیستی	پُر مخور آخر بہائم نیستی
آنکہ در خوابی ہمہ شب تا بروز	بہرِ گورِ خود چراغے بر فروز
خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست	خفتگاں را بہرہ از انعام نیست

منع از خود آرائی و خود ستائی

خود ستائی پیشۂ شیطاں بود	ہر کہ خود را کم زند مرد آں بود

گفت شیطاں من ز آدم بہترم   تا قیامت گشت ملعوں لاجرم
از تواضع خاک مرحوم مے شود   نورِ نار از سرکشی کم مے شود
راندہ شد ابلیس از مستکبری   گشتہ مقبول آدم از مستغفری
دانہ پست افتد زیر دستش کنند   خوشہ چوں سر بر کشد پستش کنند

نشانِ ابلہی

چار چیز آمد نشانِ ابلہی   با تو گویم تا بیابی آگہی
عیبِ خود را ہر نہ بیند در جہاں   باشد اندر جستنِ عیبِ کساں
تخمِ بخل اندر دلِ خود کاشتن   آنکہ امیدِ سخاوت داشتن
ہر کہ خلق از خلقِ او خوشنود نیست   ہیچ قدرش بر درِ معبود نیست
ہر کہ او را پیشہ بدخوئی بود   کارِ او پیوستہ بدگوئی بود

تاکید بہ یادِ حق

باد دائم اے پسر در یادِ حق   گر خبر داری ز عدل و دادِ حق
زندہ دار از ذکرِ صبح و شام را   در تغافل مگذراں ایام را
یادِ حق آمد غذا ایں روح را   مرہم آمد ایں دلِ مجروح را
گر زمانے غافل از رحماں شوی   اندر آں دم ہمدمِ شیطاں شوی
سوہنا ذکرِ خدا بسیار گو   تا بیابی در دو عالم آبرو
ذکر را اخلاص مے باید نخست   ذکرِ بے اخلاص کے باشد درست
ہست مر ہر عضو را ذکرِ دگر   ہفت اعضا ہشت ذاکر اے پسر
ذکرِ چشم از خوفِ حق بگریستن   باز در آیات او نگریستن

یاریِ هر عاجز آمد ذکرِ دست — ذکرِ با خویشان زیارت کردن است
استماعِ قولِ رحمان ذکرِ گوش — تا توانی روز و شب در ذکر کوش
اشتیاقِ حق بود ذکرِ دلت — گوش تا این ذکر گردد حاصلت
خواندنِ قرآن بود ذکرِ لسان — هر کرا این نیست هست از مفلسان
شکرِ نعمتهای حق میکن مدام — تا کند حق بر تو نعمتها تمام
حمدِ خالق بر زبان دار ای پسر — شکر تا باشد ندیمی سر بسر
لب مجنبان جز بذکرِ کردگار — زانکه پاکان را همین بود است کار

سعادت

بر سعادت چار چیز آمد دلیل — شرحِ این هر چار بشنو ای خلیل
از سعادت هر کرا باشد نشان — باشدش تدبیرها با دوستان
هر کرا باشد سعادت رهنما — صبر دارد از جفای ناسزا
هر کرا بخت و سعادت گشت یار — در جهان باشد بدشمن سازگار
گر تو خود نارِ هوا را کشته — دان که از اهلِ سعادت گشته

چار چیز را حقیر نباید شمرد

چار چیز آمد بزرگ و معتبر — می نماید خرد لیکن در نظر
زان یکی خصم است و دیگر آتش است — باز بیماری که از دل ناخوش است
چارمی دانش که آراید ترا — این همه تا خرد ننماید ترا
هر که در چشمش عدو باشد حقیر — از بلای او کند روزی نفیر
ذرهٔ آتش چو شد افروخته — بینی از وی عالمی را سوخته
علم گر اندک بود خوارش مدار — زانکه دارد علم قدرِ بی شمار

رنج اندک را بکن غمخوارگی / ورنہ رنجی عجز در بیچارگی
درد سر را گر بجوید کس علاج / خوف آں باشد کہ برگردد مزاج
باش از قولِ مخالف پُر حذر / پیش ازآں کز پا در آئی اے پسر
آتشِ اندک تواں کشتن بآب / وائے آں ساعت کہ گیرد التہاب

مذمتِ خشم و غضب

اے پسر ہر کس کہ دارد چار چیز / چار دیگر ہم شود موجود نیز
عاقبت رسوائی آید از لجاج / خشم را بکند پشیمانی علاج
بیگماں از کبر خیزد دشمنی / حاصل آید خواری از کاہل تنی
چوں لجوجی درمیاں پیدا شود / بندہ از شومئے او رسوا شود
خشمِ خود را چونکہ راند جاہلے / جز پشیمانی نباشد حاصلے
ہر کہ گشت از کبر بالا گردنش / دوستاں گردند آخر دشمنش
کاہلی را ہر کہ سازد پیشۂ / آید از خواری بپایش تیشۂ
خشمِ خود را گر فرو نخورد کسے / عاقبت بیند پشیمانی بسے
ہر کہ او افتادہ و تن پرور است / نیست آدم کمتر از گاو و خر است

بیان چار چیز کہ باز گردانیدنِ آں محال است

چار چیز است آنکہ بعد از رفتنش / از محالات است باز آوردنش
چوں حدیثے رفت ناگہ بر زباں / یا کہ تیرے جست بیروں از کماں
باز چوں آرد حدیثے گفتہ را / کس نگرداند قضائے رفتہ را

باز کے گردد چوں تیر انداختی	ہمچنیں عمرت کہ ضائع ساختی
ہر کہ بے اندیشہ گفتارش بود	پس ندامتہائے بسیارش بود
تا نہ گفتی مے توانی گفتنش	چوں بگفتی کے تواں نہفتنش

بیانِ چار چیز کہ خواری آرد

چار چیزت بر رہد از چار چیز	نشنود ایں نکتہ جز اہلِ تمیز
ہر کہ زو صادر شود ایں چار کار	بیند او چارہ دگر بے اختیار
چوں سوال آورد گردد خوار مرد	ماند تنہا ہر کہ استخفاف کرد
ہر کہ در پایانِ کارے ننگرد	عاقبت روزے پشیمانی خورد
ہر کہ نکند احتیاطِ کارہا	بر دلش آخر نشیند بارہا
ہر کہ گشت از خوئے بد ناسازگار	دوستاں بیشک کنند از وے فرار

عطائے حق

چار چیز است از عطاہائے کریم	با تو گویم یاد گیرش اے سلیم
فرضِ حق اول بجا آوردن است	والدین از خویش راضی کردن است
حکمِ دیگر چیست با شیطاں جہاد	چارمی نیکی بخلق نامراد

در بیانِ آنچہ آبرو ریزد

دور باش از پنج خصلت اے پسر	تا نریزد آبرویت در نظر
اولاً کم گوئے با مردم دروغ	زانکہ گردی از دروغت بے فروغ
ہر کہ استیزہ کند با مہتراں	آبروئے خود نریزد بیگماں

پیش مردم هرکرا نبود ادب — گر بریزد آبرو نبود عجب
از سبکساران مباش اے نیکخو — کز سبکساری بریزد آبرو
اے پسر با مهتران کمتر ستیز — وز حماقت آبروے خود مریز
گر بعالم آبروے بایدت — دائما خلق نکوے بایدت
هرکه آهنگ سبکساری کند — ز آبروے خویش بیزاری کند
جز حدیث راست با مردم مگو — تا نگردد آبرویت آب جو
از خلاف و از خیانت باش دور — تا بود پیوسته در روح تو نور
گر همے خواهی که گویندت نکو — اے برادر هیچکس را بد مگو
تا نباشی در جهان اندوهگین — از حسد در روزگار کس مبین

در بیان آنکه آبرو بیفزاید

از سخاوت آبرو افزون شود — وز بخیلی بے خرد ملعون شود
هرکرا بر خلق بخشایش بود — آبروے او در افزایش بود
باش دائم بردبار و باوفا — تا بروے خویش بینی صد صفا
بردباری جوے و بے آزار باش — تا که گردد در هنر نام تو فاش
تا بماند رازت از دشمن نهان — سر خود با دوستان کمتر رسان
تا نگردی پیش مردم شرمسار — آنچه خود ننهاده باشی بر مدار
اے برادر پردهٔ مردم مدر — تا ندرد پرده ات شخصے دگر
با هواے دل مکن زنهار کار — تا نیارد پس پشیمانیت بار
تا زبانت نبود اے خواجه دراز — دست کوته دار و هر جانب متاز
قدر مردم را شناس اے محترم — تا شناسد دیگرے قدر تو هم

هر کرا قدرے نباشد در جہاں / زندہ مشمارش کہ ہست از مردگاں

از قناعت ہر کرا نبود نشاں / کے توانگر سازدش مالِ جہاں

بر عدوِ خویش چوں یابی ظفر / عفو پیش آر و زجرمش درگذر

دائما میباش از حق ترس گار / نیز باش از رحمتش امید وار

با تواضع باش خو کن با ادب / صحبتِ پرہیزگاراں مے طلب

صبر و علم و حلم تریاقِ دل اند / حرص و بغض و کینہ زہرِ قاتل اند

ہمچو تریاق اند دانایانِ زہر / قاتل اند اے خواجہ نادانان چو زہر

مردم از تریاق مے یابد نجات / خورد کسے از زہر کے یابد حیات

فخرِ جملہ کارہا ناں دادن است / در برِ دوستاں بخشادن است

گرچہ دانا باشی و اہلِ ہنر / خویش را کمتر ز نادانان شمر

معرفت اللہ

معرفت حاصل کن اے جانِ پدر / تا بیابی از خدائے خود خبر

ہر کہ عارف شد خدائے خویش را / در بقا بنہد بقائے خویش را

ہر کہ او عارف نباشد زندہ نیست / قربِ حق را لائق و ارزندہ نیست

ہر کہ او را معرفت حاصل نشد / ہیچ با مقصودِ خود واصل نشد

نفسِ خود را چوں تو بشناسی ولا / حق تعالے را بدانی با عطا

عارف آں باشد کہ باشد حق شناس / ہر کہ عارف نیست گردد ناسپاس

ہست عارف را بدل مہر و وفا / کارِ عارف جملہ باشد با صفا

ہر کہ او را معرفت بخشد خدا / غیرِ حق را در دلِ او نیست جا

صدقہ

تا اماں یابی ز قہرِ کردگار / صدقہ میدہ در نہان و آشکار
صدقہ دہ ہر بامداد و ہر پگاہ / تا بلاہا از تو گرداند اِلٰہ
ہرکہ او را خیر عادت مے شود / بیگماں عمرش زیادت مے شود
آنکہ نیکی میکند در حقِ ناس / بہترینِ مردماں او را شناس
آنکہ از وے ہست مردم را ضرر / درمیانِ خلق زو نبود بتر
دیں ندارد ہرکہ نبود ترس گار / نیست عقل آں را کہ باشد نابکار
با ورع باش اے پسر گر مومنی / کافری از قہرِ حق گر ایمنی

تعظیمِ مہماں

اے برادر میہماں را نیک دار / ہست مہماں از عطائے کردگار
میہماں روزی بخود مے آورد / پس گناہِ میزباں را مے برد
ہرکرا جبّار دارد دشمنش / باز دارد میہماں از مشکلش
اے برادر دار مہماں را عزیز / تا بیابی عزت از رحماں تو نیز
ہرکرا شد طبع از مہماں ملول / از وے آزردہ خدا و ہم رسول
بندۂ کو خدمتِ مہماں کند / خویش را شایستۂ رحماں کند
از تکلف دور باش اے میزباں / تا گرانی نبودت از میہماں
ناں بدہ بر جائعاں بہرِ خدا / تا دہندت در بہشتِ عدن جا
با تنِ عور آنکہ بخشد جامۂ / حق دہد او را ز رحمت تاجۂ
گر برآری حاجتِ محتاج را / بر سر از اقبال یابی تاج را

هرکرا باشد بدولت بخت یار — خیر ورزد در نهان و آشکار

تا نخوانندت بخوانِ کس مرو — در پیِ مردار چون کرکس مرو

گر کُنی خیرے تو آں از خود مبیں — هرچه بینی نیک بین و بد مبیں

نصایحِ دینی و دنیوی

خواب کم کن اوّلِ روز اے پسر — نفس را بد خو میاموز اے پسر

آخرِ روزت نکو نبود منام — پیشِ شامست خواب هم آمد حرام

اهلِ حکمت را نه آید صواب — درمیانِ آفتاب و سایه خواب

دست را بر رخ زدن شوم است شوم — استماعِ علم کن ز اهلِ علوم

شب در آئینه نظر کردن خطاست — روز گر بینی تو روے خود رواست

خانه گر تنها و تاریکست بود — مونسے باید که نزدیکت بود

دست را کم زن تو در زیرِ زنخ — نزدِ اهلِ علم سرد آمد چو یخ

چار پایاں را چو بینی در قطار — درمیانِ شاں نیائی زینهار

تا فزاید قدر و جاهت را خدا — روز و شب میباش دائم در دعا

تا شود عزّت زیاده در جهاں — رو نکوئی کن نکوئی در نهاں

تا نکاهد روزیت را روزگار — معصیت کم کن بعالم زینهار

هرکه رو در فسق و در عصیاں کند — ایزد اندر رزقِ او نقصاں کند

کم شود روزی ز گفتارِ دروغ — در سخن کذّاب را نبود فروغ

فاقه آرد خوابِ بسیار اے پسر — خواب کم کن باش بیدار اے پسر

هرکه در شب خوابِ عریاں میکند — در نصیبِ خویش نقصاں میکند

بول عریان هم فقیری آورد — اندهٔ بسیار و پیری آورد
در جنابت بد بود خوردن طعام — ناپسند است این بنزد خاص و عام
ریزهٔ نان را میفکن زیر پا — گر همی خواهی تو نعمت از خدا
شب مزن جاروب هرگز خانه در — خاکروبه هم منه در زیر سر
گر بخوانی باب و مادت را بنام — نعمت حق بر تو می گردد حرام
گر بهر چوبی کنی دندان خلال — بی نوا گردی و افتی در وبال
دست را هرگز بخاک و گل مشو — از برای دست شستن آب جو
ای پسر بر آستان در منشین — کم شود روزی ز کردار چنین
تکیه کم کن نیز در پهلوی در — باش دایم از چنین خصلت بدر
در خلا جا گر طهارت می کنی — وقت خود را دان که غارت میکنی
جامه را بر تن نشاید دوختن — باید از مردان ادب آموختن
گر بدامن پاک سازی روی خویش — روزیت کم گردد ای درویش بیش
دیده رو بادار و بیرون ای زود — زانکه از رفتن نیابی هیچ سود
نیک نبود گر کشی از دم چراغ — ره دهد دود چراغ اندر دماغ
کم زن اندر ریش شانه مشترک — زانکه آن خاص تو باشد نی مشترک

از گدایان پاره های نان مخر — زانکه می آرد فقیری ای پسر
دور کن از خانه تار عنکبوت — باشد اندر ماندنش نقصان قوت
خرج را بیرون ز اندازه مکن — خشک ریش خویش را تازه مکن
دسترس گر باشدت تنگی مکن — چونکه راهواری بود لنگی مکن

بیان آنکه دوستی را نشاید

دوست بد باشد زیاں کار اے پسر / تو طمع زاں دوست بردار اے پسر
هر کہ میگوید بدیہاے تو فاش / دوست مشمارش بدو ہمدم مباش
دوستی ہرگز مکن با بادہ خوار / از چناں کس خویشتن را دور دار
منعمے گر میکند ترکِ زکوٰۃ / دور از وے باش تا داری حیوٰۃ
دور شو زانکس کہ خواہد از تو سود / گر بسر خود بر قدمہاے تو سود
اے پسر از سود خواراں کن حذر / خصم ایشاں شد خداے دادگر
آنکہ از مردم ہمے گیرد ربا / زینہار او را مگوئی مرحبا

غمخواریٔ مردم

بر سر بالینِ بیماراں گذر / زانکہ ہست ایں سنتِ خیر البشر
تا توانی تشنہ را سیراب کن / در مجالس خدمتِ اصحاب کن
خاطرِ ایتام را دریاب نیز / تا ترا پیوستہ دارد حق عزیز
چوں شود گریاں یتیمے ناگہاں / عرشِ حق در جنبش آید آں زماں
چوں یتیمے را کسے گریاں کند / مالک اندر دوزخش بریاں کند
آنکہ خنداند یتیمے خستہ را / باز یابد جنتِ در بستہ را
ہر کہ اسرارت کند فاش اے پسر / از چناں کس دور میباش اے پسر
در جوانی دار پیراں را عزیز / تا عزیز دیگراں باشی تو نیز
بر ضعیفاں گر ببخشائی رواست / کیں ز سیرتہاے خوب آدمیاست
بر سر سیری مخور ہرگز طعام / تا نمیرد در بدن قلب اے غلام

علتِ مردم ز پُر خواری بود — خوردنِ پُر تخمِ بیماری بود

راحتی نبود حسودِ شوم را — کاذبِ بدبخت را نبود وفا

تو بتر بد خو کجا محکم بود — مر بخیلاں را مروت کم بود

تا شود دینِ تو شافی چوں زلال — باش دائم طالبِ قوتِ حلال

آنکه باشد در پیٔ قوتِ حرام — در تنِ او دل ہمی میرد تمام

صلۂ رحم

رو بپرسیدن برِ خویشانِ خویش — تا کہ گردد مدتِ عمرِ تو بیش

ہر کہ گرداند ز خویشاوند رو — بیگماں نقصاں پذیرد عمرِ او

ہر کہ او ترکِ اقارب میکند — خشمِ خود قوتِ عقارب میکند

ہر کہ او از خویشِ خود بیگانہ شد — نامش از روئے بدی افسانہ شد

خاتمہ

اہلِ دیں را ایں قدر کافی بود — اہلِ دنیا را ہمیں وافی بود

ہر کہ اینہا را بداند عاقل است — و آنکہ اینہا کار بندد کامل است

در جوارِ انبیا دار السلام — ہمنشینِ اولیا باشد مدام

دعا

یارب آں ساعت کہ جاں بر لب رسد — چشم پژمردہ بتاب و تب بود

شربتِ شہدِ شہادت نوشیم — خلعتِ راہِ سعادت پوشیم

چوں ندارم در دو عالم جز تو کس — ہم تو مے باشی مرا فریادرس

انتخاب از حملۂ حیدریہ

پس از رفع عیسیٰ علیہ السلام ... ز ششصد فزون سال چون شد تمام
ز نور ہدی خلق گشتند دور ... ز تاریکیٔ شرک جستند نور
نشد اندر آن مدت دیر یاز ... بتیغ رسالت سرے سرفراز
بمحراب طاعت سرے خم نشد ... کسے در عبادت مسلّم نشد
نشد چشم کس تر باشک ندم ... نزد کس براہ شریعت قدم
شد از دود تیرہ ز جہل مجوس ... سپہر برین تیرہ چون آبنوس
ز نادانیٔ خویش قوم یہود ... گرفتند در پیش راہ جحود
شد آواز ناقوس ترسا بلند ... تزلزل در ارکان ایمان فگند
ز تلبیس ابلیس شخصے زشت ... سراسر جہان پر شد از بت پرست
چنین بود احوال عالم خراب ... کہ ناگہ برآمد بلند آفتاب
بگلزار ہاشم گلے بر شگفت ... کہ گشتند محروم از آن در شگفت
بباغ رسالت نہالے دمید ... کہ ظلّ ظلیلش بطوبے رسید
چراغ ہدایت چنان بر فروخت ... کہ از پرتوش جان کفار سوخت
چو سن شریف نبی الورے ... ق ... چہل گشت در غار کوہ حرا
فرود آمد از آسمان جبرئیل ... رسانید پیغام رب جلیل

بتاجِ نبوت سرافراز شد
بوحیِ خداوند دمساز شد

قدم بر سریرِ رسالت بنهاد
بآغازِ دعوت زبان بر کشاد

جهاں را خدا دانی آموخته
بت و بتکده شد ازو سوخته

ز شرک و ضلالت جہاں پاک کرد
کہ شیطاں سرِ خود پر از خاک کرد

ز لوثِ وجودِ بت و بت پرست
ازآں روز عالم ہمہ باز رست

مقاصد کی اشاعت فرماتے ہیں۔ اور برادران اسلام سے انجمن کے لئے
میر مجلس و ممبران انجمن موجود ہے۔ [illegible] ہیں جن میں کا
دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے۔ [illegible] مدرسہ سے لڑکوں کی [illegible]
جو پہلے اپر پرائمری تک تعلیم [illegible] ایک مدرسہ [illegible]
[illegible] کالج بھی [illegible] مسلمان بھائی
توجہ کریں تو ان شاء اللہ [illegible] مسلمانان [illegible] کا مرکز تعلیم ہوگا۔ شروع سے
جس میں بورڈروں کی ہر طرح کی نگرانی نہایت خوش اسلوبی سے ہوتی ہے
کے سوا تعلیم یافتہ مسلمان اپنی تحریروں اور تقریروں سے اپنے بھائی
ہر روز کلام اللہ کا ترجمہ [illegible] کی تکمیل کے لئے [illegible] پڑھاتے ہیں۔
ساتھ مخالفین مذہب اسلام کے سوالوں کے جواب اور ان کے
مضامین شائع ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے واسطے کتب مذہبیہ
ہونے کے بعد آہستہ آہستہ ان شاء اللہ [illegible] جائینگی۔ مسلمانوں
کی حالت میں پادریوں کے ہاتھ آجاتے ہیں یتیم خانہ کھل گیا ہے
کا نہایت [illegible] انتظام ہے علاوہ ازیں [illegible] کو مدرسے
نے انجمن کی درخواست پر حکم دیدیا ہے کہ [illegible] یتیم بچے
[illegible] نے مال زکوٰۃ وغیرہ سے کریں تو یہ سب کام
[illegible] بالاستقامہ اور کارروائیوں کے لحاظ سے
زر سے، زبان سے، قلم سے مدد کریں۔ اور جس طرح ہو
دنیا میں ان کو [illegible] روشنی حاصل ہو۔

کتابوں کے طلب فرمانے کا پتہ

منشی کرم بخش مینیجر مطبع اسلامیہ جالندھر

بمعرفت [illegible] الدین صاحب [illegible]

آنا چاہیے۔

کتب موجودہ دفتر انجمن حمایت اسلام لاہور

[illegible] اردو جملی	۳ پائی
[illegible]	۹ پائی
پہلی کتاب لڑکیوں کے واسطے	۱ر۹ پائی
لڑکیوں کے [illegible]	۱ر۶ پائی
[illegible] سری کتاب	۱ر۶ پائی
[illegible] سری کتاب	[illegible]
[illegible] کا پہلا رسالہ	۱ر۳ پائی
دوسرا رسالہ	۱ر۹ پائی
تیسرا رسالہ	۲ر۳ پائی
ابتدائی رسالہ	۱ر
پہلی کتاب	۱ر۹ پائی
دوسری کتاب	۲ر۳ پائی
تیسری کتاب	۶ر
چوتھی کتاب	۱ر
[illegible] ابتدائی رسالہ	۲ر
[illegible] عربی جملی	۹ پائی
[illegible]	۹ پائی
ریاضیات کی پہلی کتاب	۱ر۳ پائی
دوسری کتاب	۲ر۶ پائی
تیسری کتاب	۳ر۶ پائی
چوتھی کتاب	۳ر۶ پائی
پانچویں کتاب	۴ر
[illegible] انجمن	۴ر پائی
[illegible]	۱ر۹ پائی
[illegible]	۳ر۹ پائی
[illegible]	۵ر۶ پائی
[illegible]	۱ر۶ پائی
[illegible] کے جواب	۴ر
[illegible] مسیح علیہ السلام	۳ر
[illegible] کا جواب	۶ پائی
[illegible] اسلام	۲ر
[illegible] اسلام لاہور	۲ر
[illegible]	۱ر۹ پائی
[illegible]	۴ر
[illegible]	۳ر
[illegible]	۲ر
[illegible]	۳ پائی
[illegible] مرزا ارشد	۱ر
[illegible]	۱ر۹ پائی
[illegible] کمال الدین صاحب	۲ر
[illegible]	۲ر۶ پائی
[illegible]	۲ پائی
[illegible]	۱ر۳ پائی
[illegible]	۲ر
[illegible]	۶ر
[illegible] کی حقیقت	۳ر
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴ر
براہین احمدیہ حصہ اول	[illegible]

سنن ضروریہ	۱ر۳ پائی
تریاق [illegible]	۱ر۶ پائی
[illegible]	۲ر
تحفہ مرزا ارشد	۹ پائی
[illegible]	۲ر
[illegible]	۶ پائی
آئینہ الاسلام	[illegible]
[illegible]	۴ر
رفیق الطلباء	[illegible]
الوہیت مسیح	۴ر
جواب [illegible]	[illegible]
تفسیر [illegible]	۲ر
ترجمان القرآن جلد اول	[illegible]
تعلیم [illegible]	[illegible]
[illegible]	۴ر
[illegible]	۳ر
[illegible]	۲ر
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴ر
[illegible]	۸ر
تاریخ محمدی کامل	۱ر۴
مناجات فیروزی	۲ر
نعت فیروزی	۲ر
دعائے [illegible] مترجم	۱ر
کتاب اتفاق [illegible]	۲ر
ایضاح [illegible]	[illegible]
علم الفرائض	۳ر
تاریخ انتظام [illegible] زمانہ سابق و حال	۴ر
[illegible] الاسلام کلاں	۱ر
[illegible] الصلوۃ	۶ پائی
[illegible] انگریزی	۶ پائی
[illegible] شریف	۴ر
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۰ر
مراۃ العروس	۱۰ر
مجموعہ [illegible]	۱ر۹ پائی
اسلام اور [illegible]	۴ر
مسلم شریف	[illegible]
شمائل شریف عکسی مجلد	[illegible]
پارہ اول قرآن شریف [illegible] مترجم	[illegible]
قرآن شریف مترجم بامحاورہ	
۲۲-۱۸ / ۲۴-۱۶	
قرآن شریف ۱۵ سطور بمبئی	۱۵ر
قرآن شریف مع تفسیر حسینی	[illegible]
صحیح بخاری مع شرح فتح الباری فی پارہ	[illegible]
المنتقد المنقذ	۱۲ر
دوافع الفساد	۲ر
العدۃ الحصن الحصین	۳ر

[illegible]	[illegible]
[illegible] اسلام [illegible]	۱ر۳ پائی
[illegible]	۱ر۶ پائی
[illegible]	۲ر
[illegible]	۹ پائی
[illegible]	۲ر
[illegible]	۶ پائی
[illegible] اسلام [illegible]	[illegible]
[illegible]	۴ر
[illegible]	[illegible]
مجموعہ [illegible]	۴ر
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲ر
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴ر
[illegible]	۳ر
[illegible]	۲ر
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴ر
[illegible]	۸ر
[illegible]	۱ر۴
ایضاً	۲ر
[illegible]	۲ر
[illegible]	۱ر
[illegible]	۲ر
مشکوۃ شریف بمبئی	[illegible]
[illegible]	۳ر
[illegible]	۴ر
[illegible]	۱ر
دیوان [illegible]	۶ پائی
[illegible]	۶ پائی
[illegible]	۴ر
ایضاً	[illegible]
[illegible]	۱۰ر
مجموعہ [illegible]	۱۰ر
[illegible]	۱ر۹ پائی
[illegible]	۴ر
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
تفسیر [illegible] انگریزی	
[illegible]	
مجموعہ [illegible] حصہ اول	
ال[illegible]	۱۵ر
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

CALL No. {
ACC. No. ۶۹۸۲
AUTHOR
TITLE

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.